ملفوظاتِ ابرار

جس میں زندگی کے مختلف شعبوں
کے بارے میں اسلامی آداب و طریقے
منکرات کی اصلاح اور سُنّت کے
موافق زندگی گذارنے کی ترغیب
ہے۔

افادات

محی السنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہٗ

خلیفہ مجاز حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

گُل دیئے تِنکے لئے
لُطف دُنیا کے ہیں کے دن کے لئے
کھو نہ جنّت کے مزے ان کے لئے
یہ کیا اے دل تو بس پھر یوں سمجھ
تُو نے ناداں گُل دیئے تِنکے لئے
گفتۂ مجذوب رحمۃ اللہ علیہ

ملفوظاتِ ابرار

جس میں زندگی کے مختلف شعبوں کے بارے میں اسلامی آداب و طریقے منکرات کی اصلاح اور سنت کے موافق زندگی گذارنے کی ترغیب ہے

افادات

محی السنہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم عمت فیوضہم

خلیفہ مجاز حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ

زیر سرپرستی

جامع

اظہر کریم

یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

جامع مسجد قدسیہ بالمقابل چڑیا گھر شاہراہ قائد اعظم، پوسٹ بکس نمبر 2074 لاہور۔ پوسٹ کوڈ نمبر 54000
فون: 6373310 - 6370371

ناشر: انجمن احیاء السنۃ (رجسٹرڈ) نفیر آباد، باغبانپورہ لاہور۔ پوسٹ کوڈ: 54920
فون: 6551774-

سلسلہ مطبوعات ۱۶۳

نام کتاب ـــــــ ملفوظاتِ ابرار

افادات ـــــــ محی السنہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم

سنہ اشاعت ـــــــ

ناشر ـــــــ انجمن احیاء السنہ باغبانپورہ ، لاہور

ٹائیٹل کتابت ـــــــ محمد علی زاہد

یادگار خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ

بالمقابل چڑیا گھر، شاہراہِ قائدِ اعظم۔ لاہور

پوسٹ بکس نمبر 2074 پوسٹ کوڈ 54000 فون — 042-6373310

ـــــ فیکس 042-6370371 ـــــ

انجمن احیاء السنہ (رجسٹرڈ) نفیر آباد، باغبانپورہ۔ لاہور پوسٹ کوڈ 54920

فون :- 042-6551774

نگران اشاعت | ڈاکٹر **عبد المقیم** خلیفہ مجاز: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

رہائش 32 راجپوت بلاک، نفیر آباد باغبانپورہ لاہور فون: 042-6551774

Mobile:0300-9489624 E-mail:dramuqueem@yahoo.com

0321-9489624

فہرست عنوانات

تأثرات

باسمہٖ تعالیٰ

۳؍ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ

المحترم جناب صوفی شاہ اظہر کریم صاحب زیدت معالیکم وعمت فیوضکم
مجاز بیعت از حضرت مولانا و مرشدنا شاہ ابرار الحق صاحب دامت الطافہم وانوارہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ،

مزاج شریف!

آپ کا ترتیب اور جمع کردہ مسودہ بعنوان "ملفوظات ابرار" بغور حرفاً حرفاً مطالعہ کیا۔ احقر نے جگہ جگہ کچھ مشورہ دیا ہے اور کہیں کہیں حوالہ کی گذارش کی ہے۔ ماشاء اللہ تعالیٰ بہت ہی مفید مضامین آپ نے جمع فرما دیئے ہیں۔ حضرت مرشدی شاہ مولانا ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم کے انوار و برکات ہر لفظ سے محسوس ہوئے۔ بقول حضرت عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ

ؔ شیخ نورانی ز راہ آگہہ کند
نور را با لفظہا ہمرہ کند

ترجمہ:۔ شیخ نورانی اللہ تعالیٰ کا راستہ بھی بتاتا ہے اور اپنے انوار نسبت مع اللہ کو اپنے الفاظ کے ہمراہ سامعین اور

طالبین کے قلوب میں داخل کر دیتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں طالب بے ساختہ بزبان قال یا بزبان حال یہ شعر پڑھتا ہے ؎

تو نے مجھ کو کیا سے کیا شوق فراواں کر دیا

پہلے جاں پھر جانِ جاں پھر جانِ جاناں کر دیا (حضرت مجذوبؒ)

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے جزیل عطا فرمائیں اور جلد اس رسالہ کی طباعت کا غیب سے انتظام فرما کر ہم سب کو مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ اور حضرت والا کے لئے اور آپ کے لئے اور جملہ معاونین کیلئے صدقۂ جاریہ بنائیں آمین!

؎ ہمیں بھی یاد رکھنا ذکر جب دربار میں آئے

العارض

احقر حکیم محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

عرضِ جامع

حامداً ومصلیاً۔ امابعد!

احقر اظہر کریم عفا اللہ عنہٗ عرض کرتا ہے کہ مخدومنا ومرشدنا محی السنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرارالحق صاحب دامت برکاتہم کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے آپ کو اس دور میں بڑا بافیض بنایا ہے اور آپ کی صحبت سے ہزاروں بندگانِ خدا کو تعلق مع اللہ کی دولت حاصل ہوئی ہے۔ بندۂ ناکارہ کو جب سے حضرت والا سے اصلاحی تعلق وبیعت کا شرف حاصل ہوا بار بار دل میں خیال ہوتا رہا کہ حضرت والا کے ملفوظات کو جمع کروں لیکن اپنی نااہلی وکم علمی کے سبب ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہٗ (خلیفۂ مجاز بیعت حضرت محی السنۃ دامت برکاتہم) کی مجالس ابرار شائع ہونے کے بعد یہ ارادہ پختہ ہو گیا اور توکلاً علی اللہ ملفوظات کو جمع کرنا شروع کیا۔ ملفوظات جمع ہونے کے

بعد حضرت والا کی خدمت میں نظرثانی کے لئے پیش کیا لیکن حضرت والا نے مصروفیت کی بنا پر عذر کر دیا اور حضرت مولانا بشارت علی صاحب مدظلہٗ (نائب ناظم مجلس دعوہ الحق) کو نظرثانی کے لئے فرمایا بعدہٗ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہٗ سے بھی نظرثانی کا مشورہ دیا۔ الحمدللہ ان دونوں حضرات نے باوجود مشغولیت کے نظرثانی فرما کر شائع کرنے کا مشورہ دیا۔

اسکے بعد بندہ حضرت مولانا افضال الرحمٰن صاحب (خلیفہ ومجاز بیعت حضرت محی السنۃ دامت برکاتہم سے ملفوظات پر نظرثانی کی درخواست کی، چنانچہ موصوف نے مناسب عنوانات کے ساتھ عبارت کا حذف و اضافہ اور حوالہ جات کا کام کر کے مرشد پاک کی خدمت میں نظرثانی کے لئے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر عطا کرے انھوں نے بڑی محنت سے اس کام کو انجام دیا ہے۔ اب حضرت مرشدی کے نظرثانی کے بعد شائع کیا جا رہا ہے۔

دوران ترتیب بندہ کے احباب میں سے ایک صاحب نے اس کتاب کے متعلق خواب دیکھا ہے وہ بھی پیش کیا جا رہا ہے۔

حضرت اقدس فداہ روحی سے خصوصاً اور جملہ ناظرین کرام سے عموماً احقر دعاء مغفرت بے حساب اور حسن خاتمہ اور جنت میں صالحین کی معیت کے لئے عاجزانہ و مضطربانہ درخواست کرتا ہے۔

سیکڑوں کو تو کرے گا جنتی

ایک یہ نااہل بھی اُن میں سہی

(مجذوبؒ)

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرما کر بندہ اور جملہ معاونین کرام کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے اور امت مسلمہ کو آپ کے فیض و برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔ بِحَقِّ رَحْمَتِكَ الْعَمِيْمِ وَ بِحَقِّ نَبِيِّكَ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ

احقر اظہر کریم عفا اللہ عنہ
۱۷؍ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ
خادم مجلس اشاعت الحق
مدرسہ جامع العلوم۔ بھونیشور۔ اڑیسہ

خواب

باسمہٖ تعالیٰ

مخدومی مکرمی مرشدی ومولائی جناب حضرت اقدس دامت برکاتہم

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

گذارش خدمت بابرکت میں یہ ہے کہ آج شب جمعہ مورخہ ۷ جمادی الاول سنہ ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۵ر نومبر سنہ ۱۹۹۱ء کو احقر نے ایک خواب دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس چل رہی ہے بہت اکابرین وہاں موجود ہیں حضرت والا بھی وہاں موجود ہیں۔ حضرت اقدس تھانوی قدس سرہٗ بھی وہاں موجود ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو کتاب مجلس میں پڑھ کر سنا رہے تھے اسکا نام "ملفوظات ابرار" تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے اہتمام واخلاص کے ساتھ کتاب بیچارے نے شائع کیا ہے۔ غور سے سنئے۔ احقر نے اس کتاب کی طرف دیکھا تو لکھا ہوا ہے شائع کردہ "اظہر کریم" کتاب کے اوپر کا رنگ سبز تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری کتاب کو مجلس میں پڑھ کر سنایا اس کے بعد اچانک احقر کی نیند ٹوٹ گئی۔

والسلام

احقر محمد افضل عفی عنہٗ

بمقام کورائی مورخہ ۷/۵ سنہ ۱۲ھ

ڈاکخانہ کورائی کٹک

۱۔ زبان کی حفاظت کیجائے

ارشاد فرمایا کہ طاعات کا نور کس چیز سے ضائع ہوجاتا ہے؟ پھر فرمایا زبان کی نگرانی نہ کرنے کیوجہ سے طاعات سے جو نور پیدا ہوتا ہے وہ ختم ہوجاتا ہے انسان نیکیاں کرتا ہے طاعات کرتا ہے اس سے خاص قسم کی طاقت پیدا ہوجاتی ہے پھر زبان کی حفاظت نہیں کرتا، کسی کی غیبت کردی، کسی کو برا بھلا کہہ دیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ جو خاص قسم کی طاقت پیدا ہوئی تھی وہ ختم ہوجاتی ہے، اسلئے زبان کی حفاظت بہت ضروری ہے۔

۲۔ مریض کی عیادت کا ثواب

واقعہ۔ ایک مریض کی عیادت کرتے ہوئے

ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص صبح کسی بیمار کی مزاج پرسی کرے تو شام تک ستّر ہزار فرشتے اسکے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور جو شخص شام کو کسی مریض کی مزاج پرسی کرے تو صبح تک ستّر ہزار فرشتے اسکے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں[۱]۔

جب عیادت کرنے پر اتنا اجر ملتا ہے تو مریض کے مرتبہ کا خود ہی اندازہ کرلے

---

[۱] مشکوٰۃ شریف ۱/۱۳۵

اس لئے مریض سے دعا کی درخواست بھی کرے، مریض کی دعا ملائکہ کی دعا کی طرح ہوتی ہے[1] اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

۳۔ مصافحہ کرنے کی ترتیب

ارشاد فرمایا! مصافحہ کرتے وقت داہنی جانب سے شروع کرنا چاہیئے، ہر بڑھیا کام میں داہنی جانب کو مقدم رکھنا چاہیئے، پہلے مصافحہ میں بچوں کو ترجیح دے پھر ضعیف لوگوں کو پھر آخر میں جوان آئیں، اس سے آسانی ہوتی ہے، اور سہولت کے ساتھ ہر ایک سے مصافحہ ہو جاتا ہے۔

۴۔ صحیح اصلاح کا فائدہ

واقعہ! حضرت والا کے گھر پر ایک گھڑی تنو سال پرانی ہے اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے **ارشاد فرمایا!** یہ گھڑی سو سال پرانی ہو چکی ہے درمیان میں صرف مرمت کی گئی تھی، بھائی جب گھڑی مرمت ہو جاتی ہے مدتوں تک ٹھیک وقت دیتی ہے۔ تو جب انسان کی صحیح اصلاح ہو جائے تو زندگی کتنی عافیت سے گذرے گی۔

۵۔ دینی جلسوں میں روشنی کی حد

واقعہ۔ ایک جلسہ میں لوگوں نے روشنی زیادہ کر رکھی تھی اور چھوٹے چھوٹے کئی ایک بلب لگا رکھے تھے اس پر

---

[1] مشکوٰۃ شریف ۱/۱۳۸

ارشاد فرمایا کہ شریعت میں روشنی کرنا منع نہیں ہے لیکن چراغاں کرنا منع ہے یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے، دیوالی سے مشابہت ہے، اگر ضرورت ہو تو ہزار پاور کا بلب جلا سکتے ہیں، البتہ اگر دور دور فاصلہ کے ساتھ سو پاور کے بلب جلائے اور چراغاں کی مشابہت نہ ہو اور ضرورت بھی ہو تو یہ جائز ہے

۶۔ کمالِ ایمان کا درجہ

ارشاد فرمایا کہ ایمان کی تکمیل اظہار حق پر ہوتی ہے، ایک ہے انکار حق جو کفر ہے، دوسرا ہے اقرار حق اس پر ہر مومن عمل کرتا ہے۔ تیسرا ہے اظہار حق اس پر ایمان کی تکمیل ہوتی ہے، لیکن ہر شخص کو تیسرا درجہ حاصل نہیں ہے

۷۔ معصیت سے طاعات کا نور ضائع ہوتا ہے

ارشاد فرمایا کہ ہر مسلمان آدھا ولی ہے چونکہ اسکے اندر ایمان کی دولت ہے پورا ولی تب ہوگا جب گناہوں کو ترک کرے اور نیکی کو اختیار کرے، اور جو شخص نیکی کرے ساتھ ساتھ گناہ میں مبتلا ہو اسکی مثال ایسی ہے کہ ایک ٹنکی میں پانی بھر رہے ہیں اور اس کی ٹونٹی کھلی ہوئی ہے ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں پانی جمع نہیں ہو پائے گا بلکہ پانی نکل جائے گا ایسے ہی یہ نیکی تو کر رہا ہے لیکن معصیت میں بھی مبتلا ہے تو ایسا شخص خسارہ میں ہے اس کا نور تام نہ ہوگا

۸۔ خطبۂ جمعہ کے احکام

ارشاد فرمایا کہ خطبہ شروع ہونے کے بعد بولنا۔ نماز پڑھنا وغیرہ سب منع

ہے، جب خطیب اس آیت پر پہونچے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ تو اس وقت دل میں درود شریف پڑھے زبان سے نہیں اور یہ حکم خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ فَلَا صَلٰوۃَ وَلَا کَلَامَ [1] (جب امام خطبہ کیلئے نکلے تو نہ کوئی نماز پڑھے نہ کلام کرے۔)

۹۔ مطالبۂ جہیز کا شرعی حکم

ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس ایک دن کا سامان خورد و نوش ہو اور کسی جانی مصیبت و پریشانی میں مبتلا نہ ہو تو سوال کرنا حرام ہے، حدیث پاک میں ایسے شخص کے لئے سخت وعید آئی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فانما یستکثر من النار (مشکوٰۃ صفحہ ۱۶۳ ج ۱) (وہ شخص دوزخ کی آگ جمع کرتا ہے) لیکن آجکل ایک عام رواج ہے کہ لڑکے کی شادی میں رشتہ طے کرنے سے قبل لڑکی والوں سے دریافت کرتے ہیں کہ کتنا دیں گے؟ کیا کیا دیں گے؟ یہ سوال ہے یا نہیں تو پھر یہ کس طرح جائز ہوگا؟ لوگ رشوت دینے اور لینے کو ناجائز سمجھ کر اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن شادی کیوقت یہ معاملہ کیا جارہا ہے۔

۱۰۔ شادی کی حیثیت اور اسکا طریقہ

ارشاد فرمایا کہ لوگوں نے شادی کو صرف ایک تقریب سمجھ رکھا ہے حالانکہ یہ ایک عبادت بھی ہے کیونکہ یہ سنت ہے۔

---

[1] مرقات ۲۶۹/۳

واقعہ۔ ایک صاحب نے سوال کیا کہ شادی میں پھول کا ہار ڈالنا کیسا ہے؟

اس پر مزاحاً فرمایا کہ یہاں تو جیت ہو رہی ہے ہار کا کیا سوال، پھر فرمایا کہ عید بقر عید کی نماز میں بھی پھول کا ہار ڈالتے ہو، جب اس میں نہیں ڈالتے ہو تو پھر شادی میں اسکا اہتمام کیوں؟ جس طرح وہ عبادت ہے اسی طرح یہ بھی عبادت ہے۔

۱۱۔ زوجین کی حیثیت اور شوہر کی ذمہ داری

ارشاد فرمایا کہ یہ حقیقت ہے کہ شوہر حاکم ہے، بیوی محکوم ہے مگر شوہر میں محب ہونے کی شان ہے اور زوجہ محبوب ہے محب تابع ہوتا ہے اور محبوب متبوع لیلیٰ و مجنوں کی مثال بہت مشہور ہے، اس لحاظ سے شوہر تابع ہوا۔ اسلئے دونوں میں معاملات کی مراعات ضروری ہے۔

لہذا شوہر کو چاہیے کہ جہاں شریعت کا معاملہ ہو وہاں حاکمانہ انداز اختیار کرے، اگر بیوی کوئی کام خلاف شرع کرنے کو کہے تو وہاں فوراً شریعت کے مطابق معاملہ کرے کسی کی رعایت نہ کرے اگر وہ جائز چیزوں کی خواہش کرے تو اپنی حیثیت کے موافق پورا کرنے کی کوشش کرے تب ہی دونوں کی زندگی خوشگوار رہے گی۔

۱۲۔ کمال کیلئے دو چیزوں کی ضرورت

واقعہ۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ عالم کا بیٹا عالم اور حافظ کا بیٹا حافظ کیوں نہیں ہوتا اس کا کیا سبب ہے؟ اس پر

ارشاد فرمایا کہ ہر علم کے حاصل کرنے کے لئے دو چیزوں کی ضرورت

ہوتی ہے بدون اسکے علم حاصل نہیں ہوتا، پہلا مجاہدہ، دوسرے اتباع، مثال کے طور پر ایک لڑکا علم سیکھنا چاہے تو اسے چاہئے کہ اسکول جائے محنت کرے کتابیں پڑھے، پیسہ خرچ کرے یہ سب چیزیں مجاہدے میں داخل ہیں، صرف اتنا ہی کرنے سے علم حاصل نہیں ہوتا اسکے ساتھ ساتھ استاد کی اتباع بھی ضروری ہے یعنی استاد کے بتائے ہوئے طریقہ پر علم سیکھے تب ہی جاکر ماہر ہوسکتا ہے ورنہ بغیر اس کے ماہر ہونا ممکن نہیں، اگر کوئی ڈرائیور ہونا چاہتا ہے تو محنت کے ساتھ ایک مدت تک استاد کے ساتھ چلانے کی مشق کرتا رہے جب ہی تو ڈرائیور بنتا ہے، اگر مجاہدہ یا اتباع میں کمی کرے گا تو محروم ہی رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ ہزاروں کو مرید کرتا ہے لیکن تھوڑے حضرات کو خلافت دیتا ہے سبب یہی ہے کہ ان میں انہی دو چیزوں میں سے کسی چیز کی کمی ہوتی ہے کوئی مجاہدہ خوب کرتا ہے لیکن شیخ کی اتباع نہیں کر رہا ہے، کوئی شیخ کے ساتھ ساتھ رہتا ہے لیکن مجاہدہ نہیں کرتا، آج کل یہی وجہ ہے کہ حافظ کا بیٹا حافظ نہیں ہو پاتا، دوسرے حضرات خلافت حاصل کر لیتے ہیں لیکن شیخ کا بیٹا محروم رہتا ہے اسلئے کہ سلوک میں دو چیزیں نہایت ضروری ہیں بدون اسکے مقصود حاصل نہیں ہوتا مجاہدہ، اتباع، اگر دونوں چیزیں ہوں تو شیخ کا بیٹا بھی خلیفہ ہوسکتا ہے، اس کی بہت سی مثالیں اس زمانہ میں بھی ملتی ہیں۔

۱۳۔ تعمیر مسجد کا ثواب

ایک مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں

ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کیلئے دنیا میں مسجد بنائے تو اللہ تعالیٰ جنت میں اسکے لئے گھر بنا دیتے ہیں[۱]

---

[۱] متفق علیہ مشکوٰۃ ۱/۶۸

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص پرندے کے گھونسلے کے برابر مسجد بنائے تو اللہ تعالیٰ جنت میں اسکے لئے گھر بنادیتے ہیں۔[1]

یہ صدقہ جاریہ ہے اس میں ہر شخص کو حسب حیثیت تعاون کرنا چاہئے۔

۱۴۔ اعمال صالحہ ہی انسان کے کام آئینگے

ارشاد فرمایا کہ ایک شخص کی موت کا وقت جب قریب آگیا اس نے اپنے ایک بھائی کو بلاکر اس سے کہا کہ میرے بعد میرا خیال رکھنا اس نے کہا کہ صحیح بات تو یہ ہے کہ مجھ سے جو خدمت ہوسکے گی وہ تیری زندگی ہی میں کرونگا لیکن موت کے بعد کسی قسم کی مدد نہ پہونچا سکوں گا، پھر اس نے دوسرے بھائی کو بلایا اور اس سے بھی یہی بات کہی اس پر اس نے جواب دیا کہ میں مرنے کے بعد تجہیز و تکفین اسکے بعد قبر تک تمہارا ساتھ دونگا اسکے آگے ساتھ نہ دے سکوں گا۔ اسکے بعد اس نے تیسرے بھائی کو بلایا اس سے بھی یہی بات کہی اس پر اس نے جواب دیا کہ میں انشاء اللہ قبر میں بھی ساتھ دوں گا۔

اب آپ ہی لوگ بتلائیں اور فیصلہ کریں کہ ان تینوں میں کون بھائی صحیح حق ادا کرے گا اور وقت پر کام آئے گا؛ ظاہر ہے کہ وہ تیسرا بھائی ہے کہ جس نے قبر میں بھی ساتھ دینے کا وعدہ کیا ہے،

اسی طرح انسان کے ساتھ دنیا میں تین قسم کی چیزیں ہیں ایک مال، دوسرے اہل و عیال تیسرے اعمال۔

مال صرف زندگی تک ساتھ دیگا مرنے کے بعد کچھ کام نہ آئے گا، دوسرے

---

[1] اشعة اللمعات ۱/۱۹۴

اہل وعیال یہ تجہیز وتکفین کے بعد قبر تک ساتھ دیں گے، وہاں پہونچا دیں گے۔
تیسرے اعمال ہیں جو قبر میں ساتھ دینے والے ہیں۔ اس لئے اعمال صالحہ کا ذخیرہ زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ اس کو قبر میں عافیت پہونچانے میں خاص دخل ہے، حق تعالیٰ ہم سبھوں کو عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۱۵۔ کسی کے کہنے سے گناہ نہ کرے

واقعہ۔ ایک حافظ قرآن نے دریافت کیا کہ احقر ایک چھوٹا گاؤں جہاں صرف سو پچاس مسلمان رہتے ہیں وہاں کے اسکول میں پڑھا رہا ہے، ساتھ میں مسجد کی امامت بھی کرتا ہے وہاں کے لوگ اس دیہات میں جمعہ کی نماز پڑھانے پر مجبور کرتے ہیں ایسی حالت میں کیا کرنا چاہئے اس پر

ارشاد فرمایا کہ اگر محلے والے داڑھی منڈانے کیلئے کہیں تو کیا داڑھی منڈوا دوگے؟ انھوں نے کہا کہ نہیں،

پھر ان صاحب نے عرض کیا کہ آجکل علماء وہاں نماز جمعہ کے جواز پر فتویٰ دیتے ہیں اس پر ارشاد فرمایا کہ وہ علماء عین (ع) سے نہیں ہیں بلکہ الما ہمزہ سے ہیں۔ اُلما الم کی جمع ہے جسکے معنیٰ ہیں اذیت دینے والے علماء جو عین سے ہے وہ کبھی بھی جائز نہیں کہیں گے۔

۱۶۔ روحانی معالج کیساتھ معاملہ کیسا ہو؟

ارشاد فرمایا کہ لوگ چاہتے ہیں کہ وعظ وتقریر کی مجلس دیر تک ہوتی رہے یعنی مقرر دیر تک بیان کرتا رہے، کوئی شخص ڈاکٹر کے پاس اگر جاتا ہے تو وہ یہ چاہتا ہے

کہ جلد از جلد ڈاکٹر دوا دیکر اسے رخصت کردے، کوئی یہ نہیں چاہتا کہ دیر تک انجکشن اور آپریشن ہوتا رہے بلکہ جلد چھٹی ہو جانے پر خوش ہوتا ہے اور فیس بھی دیتا ہے اسی طرح وعظ و تقریر یہ بھی ایک علاج و آپریشن ہے یہاں بھی وہی معاملہ ہونا چاہئے کہ جو لوگ روحانی معالج ہیں اور روح کی بیماریوں کا علاج کرتے ہیں ان کے ساتھ بھی یہی کرنا چاہئے کہ ان سے اپنی روحانی بیماریوں کے متعلق دریافت کرے، جو نسخہ تجویز کریں اس کو استعمال کرے تب ہی نفع ہوگا، لیکن اگر خود شیخ مضمون طویل بیان کرے تو اس کو غور سے سنے، حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا تھانوی نور اللہ مرقدہٗ کا ایک وعظ احکام الاعمال پونے پانچ گھنٹے کا ہے۔

۱۷- امراض روحانی کے علاج کی فکر چاہئے

ارشاد فرمایا کہ اگر کسی کے بدن پر پھوڑا پھنسی نکل آتا ہے تو فوراً ڈاکٹر سے رجوع ہوتا ہے، اس کو فیس بھی دیتا ہے، دوا علاج میں روپیہ خرچ کرتا ہے لیکن آج امت مسلمہ کا عجیب حال ہے، اکثریت روح و قلب کے امراض میں مبتلا ہے مگر علاج یعنی اصلاح کی فکر نہیں، حالانکہ روحانی ڈاکٹر مفت علاج کرنے کو تیار ہیں مگر مریض علاج سے بھاگتا ہے، کس قدر قابل افسوس بات ہے۔

۱۸- ولیمہ کا مسنون طریقہ

ارشاد فرمایا کہ شادی کے دوسرے دن رخصتی کے بعد لڑکے والوں کو ولیمہ کرنا سنت ہے اسمیں بھی اپنی حیثیت کا لحاظ رکھنا چاہئے اسکے موافق لوگوں کو مدعو کرے آج اس سلسلہ میں بڑا عجیب حال ہے کہ معاملہ حیثیت سے زیادہ کرتے ہیں اور یہ اسلئے

کہ کہیں تو برادری ورشتہ داروں اور کہیں کہیں پنچایت والوں کی طرف سے دباؤ پڑتا ہے، اور کہیں یہ کہ لوگ کیا کہیں گے محلہ والے کیا کہیں گے اسکی وجہ سے ایسا کرتا ہے ظاہر ہے کہ اسکا انجام یہ ہوتا ہے کہ آدمی قرضہ لیتا ہے پریشان ہوتا ہے، یہ ولیمہ کہاں رہا یہ تو الیمہ ہوگیا

۱۹۔ مستحبات کا بھی اہتمام ضروری ہے

ارشاد فرمایا کہ سنت کے ساتھ ساتھ مستحبات کا بھی اہتمام کرنا چاہیئے، مستحبات سے سنتوں کی تکمیل ہوتی ہے، اس پر عمل کرنے سے خاص برکات اور فائدے حاصل ہوتے ہیں مثال کے طور پر ٹخنوں سے اوپر پائجامہ لنگی کا رکھنا سنت ہے، اور ذرا زیادہ اٹھا کر پہننا مستحب ہے، اب اگر درجہ سنت پر عمل کرتا رہے گا تو اگر پائجامہ نیچے گر آیا تو حرام میں مبتلا ہو جائے گا یعنی ٹخنے ڈھنپ جائینگے، اور اگر اس میں مستحب پر عمل ہے، کسی وجہ سے پائجامہ تھوڑا سا اگر نیچے گر آیا تو ایسی صورت میں سنت پر عمل باقی رہے گا اور حرام میں مبتلا نہیں ہوگا کیونکہ اسکو خیال آجائے گا درست کرے گا اس لئے سنت کے ساتھ ساتھ مستحبات کا بھی خیال اور اہتمام رکھنا چاہیئے

۲۰۔ برزخ میں اعمال کے موافق معاملہ ہوگا

ارشاد فرمایا کہ ریل میں ہر قسم کے مسافر ہوتے ہیں، ہر طرح کے لوگ سفر کرتے ہیں، غریب بھی ہوتے ہیں، امیر بھی ہوتے ہیں، ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق ٹکٹ لیتا ہے جس کے پاس زیادہ پیسے ہوتے ہیں وہ ایرکنڈیشن اور اول درجہ کا ٹکٹ لیتا ہے، درمیانی

حیثیت والے اور جو غریب ہیں وہ عام ٹکٹ لیتے ہیں، بظاہر میں تو تمام ڈبے یکساں نظر آتے ہیں لیکن معاملہ ایسا نہیں ہے بلکہ ہر ایک کے حالات الگ الگ ہیں جیسا ٹکٹ ویسا ڈبہ اسی کے لحاظ سے مسافر کے ساتھ معاملہ ہوتا ہے اسی طرح بظاہر قبریں یکساں نظر آتی ہیں لیکن اس میں جو حالات پیش آتے ہیں، جو معاملات ہوتے ہیں وہ جدا جدا ہیں جیسا عمل ہوگا اسی کے لحاظ سے معاملہ ہوگا۔

۲۱۔ مسلمان کا ہر عمل سنت کے موافق ہونا چاہئے

ارشاد فرمایا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اسلئے فطری طور پر ہر اچھی اور بڑھیا چیز کو چاہتا ہے چنانچہ جب سامان لینے بازار جاتا ہے تو اچھی چیز پسند کرتا ہے بڑھیا چیز لیتا ہے۔ کیلا ہو تو بڑھیا، امرود ہو تو بڑھیا، کپڑا ہو تو عمدہ، غرضیکہ ہر چیز بڑھیا ہو، اس طرح کی خواہش ہونا کوئی بری بات نہیں ہے بلکہ اچھی بات ہے اور پسندیدہ ہے لیکن یہی معاملہ دین میں بھی ہونا چاہئے کہ ہماری نماز بھی بڑھیا ہو، اذان بھی بڑھیا ہو، تلاوت قرآن بھی بڑھیا، روزہ بھی بڑھیا ہو وضو بھی بڑھیا ہو تاکہ ہم اعلیٰ درجہ کے مسلمان ہو جائیں آج بڑا عجیب حال ہو رہا ہے کہ نماز پڑھتے ہوئے پچاس برس ہو گئے لیکن نماز کی سنتیں تک معلوم نہیں، وضو کی سنتیں نہیں معلوم، جب نماز اور وضو سنت کے مطابق نہیں تو اور چیزوں کو بھی اسی پر قیاس کر لیا جائے کہ اس میں کیا حال ہوگا، ہر شخص کو اس طرف توجہ دینی چاہئے اور اسکا پہل طریقہ سنت کا اہتمام کیا جائے۔ اتباع سنت سے اعمال بڑھیا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ایک ایک سُنت سیکھنے سکھانے کا اہتمام کیا جائے۔

۲۲۔ دینی مذاکرہ کا ایک ادب

واقعہ۔ دینی مذاکرہ کے وقت ایک صاحب تسبیح پڑھ رہے تھے اس پر ارشاد فرمایا کہ دینی مسائل سے واقف ہونا ضروری ہے، بعض مرتبہ مسائل سے آدمی واقف نہیں ہوتا اور اپنی سمجھ کے اعتبار سے ایک کام اچھا سمجھ کر کرتا ہے حالانکہ شرعی اعتبار سے وہ صحیح نہیں ہوتا مثال کے طور پر نفل نماز پڑھنا کتنا اچھا ہے لیکن ایک شخص نماز عصر کے بعد نوافل پڑھے تو کیا ہوگا؟ ظاہر ہے کہ عصر کے بعد نوافل پڑھنا منع ہے اسلئے بجائے ثواب کے گناہ ہوگا، اسی طرح بعض لوگ سوچتے ہیں کہ چلو اچھا ہے۔ دینی مذاکرہ میں شرکت کر کے دو کام ہو جائیں گے بیان بھی سن لیں گے اور ساتھ ساتھ تسبیح بھی پڑھ لیں گے چنانچہ دونوں کام ساتھ کرتے ہیں، بیان بھی سنتے ہیں، تسبیح بھی پڑھتے ہیں یہ مناسب نہیں ہے، اگر کچھ وظیفہ وغیرہ پڑھنا ہے تو الگ جا کر پڑھ لے اس سے فارغ ہو جائے پھر بیان میں شریک ہو، یا پہلے بیان سن لے پھر بعد میں اپنا وظیفہ پڑھے، ایک وقت میں دونوں کام یہ ٹھیک نہیں ہے۔

۲۳۔ رمضان المبارک میں قرآن پاک کا دور کرنا چاہئے

ارشاد فرمایا کہ رمضان شریف میں قرآن پاک کا دور کرنا چاہئے کیونکہ افضل المخلوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے اور ملائکہ میں افضل حضرت جبریل علیہ السلام ہیں اور یہ دونوں حضرات افضل الکتاب یعنی قرآن مجید کا دور رمضان شریف میں کیا کرتے تھے جو کہ تمام مہینوں سے افضل ہے، دور کرنے والے افضل جس کا دور کیا جا رہا ہے وہ بھی

افضل اور جس مہینہ میں دور ہو رہا ہے وہ بھی افضل اس سے اس ماہ مبارک میں دور کی اہمیت اور اسکا مسنون ہونا معلوم ہوتا ہے، آج امت سے یہ سنت چھوٹ گئی ہے اس کو زندہ کرنا چاہئے۔ اسکا سہل طریقہ یہ ہے کہ کسی نماز کے بعد کچھ حضرات جمع ہو کر ایک ربع پارہ ورنہ ایک رکوع کا دور کر لیا کریں، اگر اتنا بھی نہ ہو سکے تو الحمد شریف سے ایک آیت ہی کا دور شروع کر دیں پھر پارۂ تیس کی آخری سورتوں کا، بفضلہ تعالیٰ اس کی توفیق یہاں مل رہی ہے۔ اس دور میں لحن جلی[1] کی جو غلطی کسی کی ہو اسکو فوراً بتلایا جائے اور لحن خفی کے بارے میں جاننے والے بعد میں بتلادیں کہ یہ یہ غلطیاں بعض بعض لوگوں سے ہوئی ہیں۔

۲۴۔ تہجد کا قائم مقام

عید کی رات میں

ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ ایک مہینہ تک عشاء کی نماز کے علاوہ بیس رکعت تراویح پڑھتے رہے، آج چاند ہو گیا تراویح تو نہیں ہوگی لیکن آج ہی سے یہ معمول بنا لیا جائے کہ وتر سے پہلے چار رکعت قیام لیل کی نیت سے پڑھی جائے، بیس[2] رکعت تراویح پڑھنے کی عادت تو پڑی ہوئی ہے اسلئے اس کی عادت ڈال لینا کوئی

---

[1] تجوید کے خلاف قرآن پڑھنا یا غلط پڑھنا یا بے قاعدہ پڑھنا لحن کہلاتا ہے اور یہ دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ ایک[1] حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دیا جائے یا کسی[2] حرف کو بڑھا دیا یا کسی[3] حرف کو گھٹا دیا، یا زبر[4]، زیر، پیش جزم میں ایک کو دوسرے کی جگہ پڑھ دیا ان غلطیوں کو لحن جلی کہتے ہیں اور یہ حرام ہے اور بعض جگہ اس سے معنی بگڑ کر نماز بھی جاتی رہتی ہے، اور دوسری قسم یہ ہے کہ ایسی غلطی تو نہیں کی لیکن حرفوں کے حسین ہونے کے جو قاعدے مقرر ہیں ان کے خلاف پڑھنا اسکو لحن خفی کہتے ہیں، یہ غلطی پہلی غلطی سے ہلکی ہے یعنی مکروہ ہے لیکن بچنا اس سے بھی ضروری ہے۔ (اختصار از جمال القرآن دوسرا لمعہ)

مشکل نہیں، اور اسکا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر تہجد کیلئے آنکھ نہیں کھلی تو یہ تہجد کے قائم مقام ہو جائے گی اور اس کا ثواب مل جائے گا

۲۵۔ مصائب کا آسان حل

ارشاد فرمایا کہ آجکل وقت پر بارش نہیں ہوتی اس کی کیا وجہ ہے؟ قرآن پاک میں فرمایا گیا۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ [۱] (اور تم کو جو کچھ مصیبت پہونچتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کئے ہوئے کاموں سے پہنچتی ہے) اور بہت سے تو درگزر کر دیتا ہے۔

جو مصیبتیں اور پریشانیاں پہونچتی ہیں وہ اعمال کی خرابی کی وجہ سے پہونچتی ہیں لیکن کوئی یہ نہیں سوچتا کہ یہ ہماری بدعملی کی وجہ سے ہے، ہماری بدعملی کا بھی اس میں دخل ہے بلکہ ہر شخص دوسروں کے بارے میں سوچتا ہے کہ اسکی وجہ سے یہ ہو رہا ہے، اسی وجہ سے اپنی غلطی کا احساس نہیں ہوتا اور نہ توبہ کی توفیق ہوتی ہے، نہ اس کی اصلاح کی فکر ہوتی ہے اصل چیز یہی ہے کہ ہر شخص یہ سمجھے کہ ہماری بدعملی کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے کثرت سے استغفار کرے، گناہوں سے توبہ کرے، کوتاہیوں کو دور کرے اور اسکی تلافی کی فکر کرے ایسا کرنے سے انشاء اللہ مصائب دور ہوں گے۔

۲۶۔ ظاہر و باطن ہر دو کی اصلاح ضروری ہے

ارشاد فرمایا کہ ہر چیز کے دو رخ ہوتے ہیں ایک ظاہر، دوسرا باطن، اسی طرح

---

[۱] پ ۲۵ ع ۵

انسان میں بھی اسکا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے، یہ دونوں ٹھیک ہونا چاہئے
شریعت کے موافق ظاہر بھی ہو اور باطن بھی ہو اس وقت انسان کامل ہوگا، اگر ظاہر شریعت
کے موافق ہو اور باطن ٹھیک نہ ہو، اسی طرح باطن تو ٹھیک ہو لیکن ظاہر شریعت کے
خلاف ہو تو دونوں ہی صورتوں میں انسان ناقص ہے، باطن ٹھیک ہو اور ظاہر ٹھیک
نہ ہو تو یہ ایسی کمی ہے کہ اسکی وجہ سے مقصود حاصل نہیں ہوپاتا مثال کے طور پر ایک بوتل
میں ٹھنڈا و شیریں پانی ہے لیکن بوتل پر اسپرٹ کا لیبل لگا ہوا ہے اب ایک شخص کو شدت
کی پیاس لگ رہی ہے اور وہ بوتل بھی قریب میں موجود ہے مگر وہ شخص اسکو ہاتھ نہیں لگا
رہا ہے کیوں؟ اس کی ظاہری صورت بگڑی ہوئی ہے یعنی اسپرٹ کا لیبل لگا ہوا ہے اسی
طرح ایک شخص عالم ہے، حافظ ہے، محدث ہے اگر اسکا ظاہر درست نہیں ہے، اس کی
وضع قطع شرعی نہیں ہے تو لوگ اس سے نفع نہیں حاصل کر سکیں گے اس سے معلوم
ہوا کہ باطن ٹھیک ہونیکے ساتھ ظاہر بھی درست ہونا چاہئے، اسی لئے قرآن پاک میں فرمایا گیا
وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ الآیۃ اور ظاہری گناہ بھی چھوڑو اور باطنی گناہ بھی
جو گناہ ظاہری ہیں ان سے بھی بچے اور جو گناہ باطنی ہیں ان کو بھی چھوڑے، ظاہر کا
اثر باطن پر پڑتا ہے اور باطن کا اثر ظاہر پر پڑتا ہے، اسلئے ہر شخص کو اپنی ظاہری اور باطنی
دونوں حالتوں کی اصلاح اور درستگی کی فکر رکھنا چاہئے تاکہ ناقص نہ رہے۔

۲۷۔ شریعت میں بڑی آسانیاں ہیں

نماز عید سے قبل

ارشاد فرمایا کہ شریعت نے بڑی آسانیاں رکھی ہیں، موقع و حالات

کے مناسب سہولتیں دی ہیں، چنانچہ عید کی نماز میں لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے اگر اسمیں غلطی پر سجدہ سہو واجب ہوتا تو بڑی دشواری ہوتی، اسلئے اسکا لحاظ رکھتے ہوئے آسانی دیدی کہ اگر نماز میں کوئی ایسی صورت پیش آجائے جس سے سجدہ واجب ہوتا ہو تو وہ معاف ہے، سجدہ سہو نہ کرے، بغیر اسکے نماز پوری ہو جائے گی۔ اور قبول کر لی جائے گی۔

۲۸۔ کلام اللہ کی عظمت میں کمی اور اسکا نتیجہ

ارشاد فرمایا کہ اکثر معاملات میں کچھ نہ کچھ مستحبات و مستحسنات ہوتی ہیں جسکا لوگ ماشاء اللہ خیال کرتے ہیں مگر قرآن پاک کے جو مستحسنات ہیں اور اسکا جو حال ہے آج اکثر سے اکثر خواص بھی غافل ہیں، تصحیح قرآن پاک کی فکر نہیں بڑے بڑے قاریوں کو دیکھا کہ تراویح میں تجوید کا خیال نہیں، اگر کسی شاعر کا کلام پڑھا جا رہا ہو اور وہ شاعر بھی اس مجلس میں موجود ہو تو پڑھنے والا کتنی احتیاط سے پڑھتا ہے، اگر کسی نے غلط پڑھ دیا تو شاعر کو کتنا ناگوار ہوتا ہے اگر کسی بادشاہ شاعر کے کلام کو کوئی غلط سلط پڑھے تو بادشاہ کو کس قدر ناگوار ہوگا۔ اسی طرح اگر دوسرے شعراء کے اشعار کو بے سلیقہ سے پڑھیں اور نامناسب طریقہ پر پڑھنے پر استاد اصلاح کریں اور شاہ شاعر کے کلام کو بے ڈھنگے طریقہ سے پڑھنے پر کچھ روک ٹوک نہ ہو تو بادشاہ کو اساتذہ پر کس قدر ناراضگی ہوگی خود غور کر لیجئے۔ اب غور کا مقام ہے کہ مخلوق کے کلام میں تو اس قدر احتیاط اور خالق کے کلام میں جس طرح سے چاہیں پڑھیں پھر اس پر یہ توقع ہو کہ ہر ہر حرف پر دس دس نیکیاں ملیں گی، اسکی وجہ یہ ہے کہ کلام اللہ کی جیسی عظمت ہونی چاہئے تھی آج اس میں کمی ہو گئی ہے جس کی بنا پر یہ معاملہ ہو رہا ہے اسلئے تلاوت کے وقت یہ دھیان رکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم کو سناؤ

کیسا پڑھتے ہو، اور جو لوگ سننے والے ہیں وہ یہ خیال کریں کہ محسن اعظم اور احکم الحاکمین کا کلام پڑھا جارہا ہے، انتہائی عظمت و محبت کے ساتھ سنیں، اس سے انشاء اللہ قرآن پاک کی عظمت پیدا ہو جائے گی۔

۲۹۔ والدین کی نافرمانی کی سزا

ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ گناہوں میں سے جسکو چاہیں گے معاف کردینگے مگر والدین کی نافرمانی، یہ بڑا جرم ہے اسلئے اسکے بارے میں فرمایا گیا

یعجل لصاحبہ فی الحیٰوۃ قبل الممات[1] مرنے سے پہلے ہی دنیا میں جلد اسکی سزا دیدی جائے گی

۳۰۔ دعوت کھانیکے بعد کی دعا

ارشاد فرمایا کہ جب کسی کے یہاں دعوت کھائے تو یہ دعا پڑھے

اکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملئکۃ وافطر عندکم الصائمون[2] نیک لوگ تمھارے یہاں کھانا کھائیں اور فرشتے دعائے مغفرت کریں اور روزہ دار تمھارے یہاں افطار کریں۔

ظاہر ہے کہ جب نیک لوگ کھائیں گے تو انکی صحبت ملے گی اور نیک لوگوں کی صحبت تمام امور خیر کی جڑ ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ ۳۶۹/۲

۳۱۔ خیر خواہ ساتھی تلاش کرے

ارشاد فرمایا کہ عمدہ ساتھی تلاش کرے، عمدہ ساتھی کون ہے؟ جو اسکے عیب پر اسکو مطلع کرے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ رحم کرے اس شخص پر جو مجھ کو میرے عیب کا ہدیہ پیش کرے، حضرت داؤد طائی رح کسی سے ملتے جلتے نہ تھے کسی نے سوال کیا کہ آپ کسی سے کیوں نہیں ملتے جلتے؟ اس پر انھوں نے فرمایا کہ میں ایسی جماعت کو لیکر کیا کروں گا جو مجھے میرے عیوب سے خبردار نہ کرے۔

۳۲۔ اپنے کو باکمال سمجھنے کا نقصان

ارشاد فرمایا کہ کامل نہ بننے کا سبب کیا ہے؟ جب ناقص اپنے آپکو کامل سمجھتا ہے، اور خیال کرتا ہے کہ میرے اندر کوئی نقص نہیں، ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں اصلاح بھی نہیں کراتا اسلئے ناقص ہی رہ جاتا ہے، درجہ کمال تک نہیں پہونچ پاتا، اور جس شخص کی نظر اپنے عیوب اور خامیوں پر ہوتی ہے اس کو اپنی اصلاح کی فکر ہوتی ہی وہ اپنی اصلاح کراتا ہے، اسلئے یہ ناقص اصلاح سے کامل ہو جاتا ہے۔

۳۳۔ نیک و بد کام کی نیت کا اثر

ارشاد فرمایا کہ انسان جب کوئی نیک کام یا برے کام کا ارادہ کرتا ہے تو اعمال لکھنے والے جو فرشتے ہیں انھیں پتہ چل جاتا ہے، حالانکہ فرشتے عالم الغیب نہیں ہوتے، اس کی کیا وجہ ہے؟ ایک بزرگ نے اس کی وجہ بیان فرمائی کہ انسان جب اچھے کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی خوشبو آتی ہے اور جب برے کام کا قصد کرتا ہے تو بدبو آتی ہے، جس سے ان کو معلوم ہو جاتا ہے۔

۳۴۔ ایک بزرگ کی دعا

ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ نے دعا کی یا اللہ میری قسمت میں جتنا بھی رزق ہو وہ مجھے سب ایکدم دے دیجئے، تھوڑا تھوڑا نہ دیجئے، اس پر حق تعالیٰ کی طرف سے پوچھا گیا کہ کیا ابھی میرے وعدے پر یقین نہیں؟ فرمایا کہ یقین تو ہے لیکن شیطان بہکاتا ہے وسوسہ ڈالتا ہے کہ کہاں سے کھلائے گا سمجھاتا ہوں لیکن مانتا نہیں اور جب سب اکٹھا ہو جائے گا تو کہوں گا کہ اس کوٹھری میں سے کھاؤں گا۔

۳۵۔ تحصیل علم ہی کے زمانے سے اصلاح کی فکر چاہیئے

طلبا کو مخاطب کرتے ہوئے

ارشاد فرمایا کہ نفس کی اصلاح بہت ہی اہم ہے، ضروری ہے کہ اسکی اصلاح کی جلد فکر کرنی چاہئے، طالبعلمی ہی کے زمانے سے اسکی کوشش کرے، یہی زمانہ بننے کا ہوتا ہے، اگر ابھی سے بد پرہیزی کی عادت پڑ گئی تو بڑے ہونیکے بعد بھی یہی عادت رہے گی پھر اسکے کیسے کیسے نتائج نکلتے ہیں اور کیا کیا حالات پیش آتے ہیں عبرت کیلئے ایک واقعہ سنایا جاتا ہے کہ ایک صاحب تھے طالبعلمی کے زمانے میں چوری کی عادت پڑ گئی تھی اسکی اصلاح کی فکر نہیں کی علاج نہیں کرایا۔ ظاہر ہے کہ بیماری بغیر علاج کے ختم نہیں ہوتی اسکے اثرات تو کسی نہ کسی وقت ظاہر ہی ہوتے ہیں، چنانچہ وہ فارغ ہو گئے۔ اور ایک مدرسہ کے چندہ کیلئے مراد آباد ایک رئیس صاحب کے یہاں گئے وہ رئیس صاحب علماء کی عزت اور انکی قدر کرتے تھے۔ انکو بڑے احترام سے بٹھایا۔ رمضان شریف کا زمانہ تھا، دوپہر کا وقت ہو گیا تھا تو ان مولوی صاحب نے رئیس صاحب سے کہا کہ گرمی شدید ہے، میں آرام کر لوں ہو

رئیس صاحب مسرور ہوئے اور عرض کیا کہ بخوشی آرام کر لیجئے، جب رئیس صاحب ظہر کے وقت اٹھے (اور وہ بوجہ بیماری و زیادتی عمر گھر ہی پر نماز پڑھتے تھے) تو مولوی صاحب جا چکے تھے، جماعت کا وقت ہو چکا تھا، نماز سے فراغت کے بعد چندہ لینے والے حضرات کی آمد کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا، بعض حضرات چندہ لینے کیلئے آئے تو ڈسک کے نیچے گولک میں رقم رکھی رہا کرتی تھی، وہاں کوئی اور آتا نہیں تھا، دیکھا تو گولک غائب تھا۔ بات کیا تھی وہی بد پرہیزی کی عادت تھی بس اسکا دورہ پڑ گیا، خیر پھر وہ کچھ دنوں کے بعد پکڑے گئے، پھر اس دن سے ان رئیس صاحب نے اپنے یہاں دربان مقرر کر دیا، پہلے لوگ چندہ کیلئے جاتے تو لائن لگانی نہیں پڑتی تھی آسانی سے کام ہو جاتا تھا اب لائن لگانا پڑتی ہے، بے عنوانی ایک نے کی اور سزا سب بھگت رہے ہیں اسی لئے میں کہا کرتا ہوں کہ عالم بننا آسان حافظ بننا آسان لیکن مسلمان بننا مشکل ہے۔ کامل مسلمان کی تعریف سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہٖ [1]	کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

اسلئے بھائی ابھی سے کامل مسلمان بننے کی فکر کی جائے، اپنی عادات کی اصلاح کی کوشش کی جائے۔

۳۶ ارشاد فرمایا کہ اگر کسی سے امداد کی توقع ہو تو اس سے ظالم کی شکایت کرنا جائز ہے اور اگر توقع بھی نہ ہو اور شفاء غیظ بھی نہ ہو تو جائز نہیں۔

---

[1] مشکوٰۃ ۱/۱۲

۳۷۔ حضرت حکیم الامتؒ کا معمول

ارشاد فرمایا کہ حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی نور اللہ مرقدہ فرماتے تھے کہ میں اگر کسی طالب علم کے پاس خط لکھتا ہوں تو جوابی اسلئے کہ اسمیں غرض اپنی ہوتی ہے اور یہی ٹھیک ہے، اس پر بعض محبین شکایت کرتے ہیں کہ جوابی کارڈ کیوں لکھتے ہیں تو میں کہہ دیتا ہوں کہ اپنا کام ہے اسلئے یہی بہتر ہے۔

۳۸۔ اصلاح نہ کرانے کا نتیجہ

ارشاد فرمایا کہ باطن کی اصلاح اور دل کی اصلاح بہت ضروری ہے، جو لوگ اصلاح نہیں کراتے ان کا حال کیا ہوتا ہے ایک صاحب حافظ، قاری اور فارغ التحصیل تھے، درس و تدریس کا کام کیا کرتے تھے، ایک جگہ امامت بھی کیا کرتے تھے، آرام و عزت کی زندگی حاصل تھی۔ امامت کا بھی شرف حاصل تھا مگر بد پرہیزی کی بنا پر مدرسہ چھوڑا امامت چھوڑی اب شہر میں رکشہ چلاتے ہیں، کتنی رسوائی و ذلت کا معاملہ ہوا، اب سوال یہ ہے کہ عالم و حافظ ہونے کے باوجود پھر ایسا کیوں ہوا؟ بس بات وہی اندر کی خرابی ہے اسکی اصلاح نہیں کرائی یہ اسکا نتیجہ ہے۔

۳۹۔ خاک شو تا گل بروید رنگ برنگ

ارشاد فرمایا کہ آجکل لوگ ماحول کی خرابی بتلاتے ہیں کہ صاحب کیا کریں کہ ماحول خراب ہے، ماحول کی خرابی سے بگاڑ ہو رہا ہے، ماحول کا اثر تو پڑتا ہی ہے،

اصل اندر کی خرابی ہے، ماحول اچھا ہو لیکن اس سے مناسبت نہ ہو، اندر خراب ہو تو پھر اس سے فائدہ نہیں ہوتا، دیکھئے ابلیس اسکا ماحول کیسا تھا، فرشتوں کا ماحول تھا کتنا پاکیزہ اور نورانی ماحول مگر جب حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا اس نے نہیں کیا، کیا بات تھی بگاڑ کی کیا وجہ تھی، ماحول تو ٹھیک تھا بس وہی اندر کی خرابی اور بیماری تھی جو وقتی طور پر دب گئی تھی پھر اسکا دورہ پڑ گیا، جب تک بیماری کا علاج نہیں ہوتا اس وقت تک وہ بیماری باقی رہتی ہے، جہاں بدپرہیزی ہوئی فوراً اسکا حملہ ہو جاتا ہے، اس کی مثال بالکل ٹی بی کے مریض کی سی ہے کہ اسکے علاج کا جو نظام ہے اس کو پورا نہیں کیا تو پھر ذرا سی بدپرہیزی کرنے پر مرض ابھر آئے گا، اسلئے ہر ایک کو اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے، اپنے اندر عاجزی پیدا کرنی چاہئے، تکبر یہ بڑی خطرناک بیماری ہے اس سے اصلاح بڑی مشکل سے ہوتی ہے، اسی کو مولانا رومی فرماتے ہیں

در بہاراں کے شود سرسبز سنگ خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ

۴۰۔ اصول کی پابندی کا فائدہ

ارشاد فرمایا کہ اصول کی پابندی اچھی چیز ہے اس سے خود کو بھی راحت ملتی ہے، اور دوسروں کیلئے بھی اس میں راحت ہے لیکن آجکل لوگوں کا عجیب حال ہے کہ جو لوگ اصول کی پابندی کرتے ہیں ان کو سخت کہتے ہیں، اور اصول کی پابندی کو سختی سمجھتے ہیں، ہمارے یہاں دار الاقامہ میں رہنے والے ہر طالب علم کے لئے شرائط داخلہ کی پابندی اور اسکے موافق معاملہ کرنے کی ہدایت ہے اور اس کی پابندی کرائی جاتی ہے، چنانچہ بعض طلبا نے اس کی پابندی نہیں کی اور بدپرہیزی کی تو میں

نے ان کا اخراج کر دیا تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ صاحب وہ تو بڑے سخت ہیں۔

۴۱۔ بچہ کے تکمیل حفظ کے بعد سرپرست کی ذمہ داری

ارشاد فرمایا کہ آجکل لوگ بچوں کو حفظ کراتے ہیں، بچہ کچھ دنوں میں حافظ ہو جاتا ہے مگر پھر اسکے یاد کرانے اور باقی رہنے کی طرف توجہ نہیں کرتے، اگر حفظ کرانا ہو حضرت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہٗ کے والد صاحب کی طرح حفظ کراؤ کہ حضرت شیخ جب حافظ ہو گئے تو ان کے والد صاحب نے کہا کہ اب تو کوئی کام ہے نہیں روزانہ ایک قرآن ختم کر لیا کرو چنانچہ آپ روزانہ فجر کے بعد تلاوت کے لئے بیٹھ جاتے چھ سات گھنٹہ میں ختم کر لیتے پھر کھانا کھاتے تھے، اس طرح سے نگرانی کی، اور اہتمام کرایا۔ آج لوگوں کا یہ حال ہے کہ بچہ حافظ ہو گیا تو اب لڑکا فرمائش کرتا ہے کہ ہمیں یہ چیز چاہیے، ہمیں گھڑی چاہیے، ہمیں فلاں کپڑا چاہیے اور والد اس کی فرمائش کو پوری کرتے رہتے ہیں لیکن بچہ ختم کے بعد سے روزانہ کتنا پڑھ رہا ہے نماز باجماعت کا اہتمام کتنا کر رہا ہے اس کی فکر نہیں ہوتی ایسی حالت میں آگے چل کر جو حال ہوگا وہ ظاہر ہے اسلئے اس کی بھی نگرانی اور فکر رکھی جائے۔

۴۲۔ غصہ کے علاج کی فکر چاہیے

ارشاد فرمایا کہ غصہ خطرناک بیماری ہے اسکے علاج کی جلد فکر کرنا چاہیے اس کے نقصانات بہت ہیں، جس طرح پانی کو جتنا ہی جوش دیا جائے گا اور ابالا جائے گا اتنا ہی وہ کم ہوگا اسی طرح غصہ کا بھی معاملہ ہے کہ اس سے انسان کی

عزت ووقعت دھیرے دھیرے لوگوں میں کم ہوتی جائیگی ، انسان نظروں سے گرجاتا ہے

۴۳۔ مزاج پرسی کی دُعا

ارشاد فرمایا کہ مریض کی عیادت کرنا یہ مسلمان کا حق ہے، کوئی بیمار ہوجائے اس کی عیادت کو جائے۔ اس میں بڑا اجر بھی ہے

جب مریض کی مزاج پرسی کے لئے جائے تو حکم ہے کہ سات مرتبہ دعا بھی پڑھے اس کی برکت سے جلد شفا ہوجائے گی وہ دعا یہ ہے۔

أَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ [1]

۴۴۔ اللہ والوں کے فیض سے محرومی کا سبب

ارشاد فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بزرگوں کا فیض قریب والوں کو نہیں پہونچتا اس کی کیا وجہ ہے؟ بات یہ ہے کہ سورج میں کتنی روشنی ہوتی ہے کوئی اسکا اندازہ کرسکتا ہے لیکن جب بادل آجاتا ہے تو پھر اسکا فیض رک جاتا ہے اسی طرح اللہ والوں کے برکات اوران کی روحانیت وانوار سے دور کے لوگ مستفیض ہوتے ہیں، ان کا فیض حاصل کرتے ہیں، لیکن جو لوگ قریب ہوتے ہیں ان میں بدگمانی واعتراض ہوتا ہے تو یہ چیزیں ان کو فیض سے محروم کردیتی ہیں۔

۴۵۔ اسلاف کی عادت

ارشاد فرمایا: کہ اسلاف کی عادت تھی کہ اگر کسی کے یہاں سے ہانڈی

[1] مشکوٰۃ ۱/۱۳۵

مانگ کرے جاتے تو اس کو خالی واپس نہیں کرتے بلکہ بھر کر دیتے تھے۔

۴۶۔ فضیل بن عیاضؒ کی نصیحت

ارشاد فرمایا کہ حضرت فضیل بن عیاضؒ کی مجلس میں ایک شخص نے درخواست کی کہ مجھے کچھ نصیحت کیجئے، اس پر آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تمھارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے اس کو مجلس سے اٹھادیا اور یہ کہا کہ ایسے کو نصیحت کی ضرورت نہیں کیونکہ حدیث میں ہے

کفی بالموت واعظا[۱] نصیحت کیلئے موت کا دھیان کافی ہے۔

۴۷۔ ایمان کی حلاوت کیسے حاصل ہو

ارشاد فرمایا کہ مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ دنیا کی محبت ایمان کی حلاوت کو دل سے نکال دیتی ہے، اب یہ کہ اسکو کیسے حاصل کیا جائے تو اسکا طریقہ ایک مثال سے سمجھو کہ دل ایک حوض کی طرح ہے اور دنیا کی محبت گندی چیز کی طرح ہے جو کہ دل کے حوض میں پڑی ہے۔ اب اسکو کیسے نکالا جائے اور دل کو کیسے صاف کیا جائے تو اسکا طریقہ یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا صاف پانی ڈالا جائے تو دھیرے دھیرے گندگی نکل جائے گی، اسی طرح روزانہ پابندی کے ساتھ ذکر کیا جائے تو دنیا کی محبت دل سے نکل جائے گی اور صالح ماحول میں رہے اس سے قوت پہونچتی رہے گی اسکے اہتمام سے انسان کہاں سے کہاں پہونچ جاتا ہے۔ جس طرح مکان خالی ہو تو

[۱] الجامع الصغیر ۲/۹۱

اس میں کوڑا کرکٹ، کیڑے مکوڑے وغیرہ ہو جاتے ہیں لیکن اس میں اگر لوگ رہنے لگیں تو پھر یہ سب کچھ نہیں ہوتا اسی طرح ذکر کرنے سے دل کا بھی یہی حال ہو جاتا ہے اسلئے ذکر کی عادت ڈالے۔

اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا [1] خوب کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو

۴۸۔ فکر کا فائدہ

ارشاد فرمایا کہ اللہ کی اطاعت میں لگے رہو اس سے فکر پیدا ہوگی اور فکر سے تمام کام آسان ہو جاتے ہیں۔

۴۹۔ اپنے کو اہل علم کا محتاج سمجھے

ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اہل علم نہیں ہیں ان کو ایک چیز کا اہتمام پابندی سے کرنا چاہیئے کہ جو چیز ذہن میں آئے اسے فوراً کرنے نہ لگے بلکہ علماء سے پوچھے اور معلوم کرے اگر وہ جائز بتلائیں تو کریں ورنہ نہ کرے، ہمیشہ اپنے کو علماء کا محتاج سمجھے۔

۵۰۔ دینی مذاکرہ کو توحش کا سبب نہ بنائیں

ارشاد فرمایا کہ دینی اجتماع کیلئے جو وقت مقرر کیا جائے اس کی پابندی کرنی چاہیئے، کچھ لوگوں کو مقرر کر دیا جائے کہ جب وقت پورا ہو جائے تو وہ لوگ اطلاع کر دیں خواہ کتنا ہی عمدہ مضمون بیان ہو رہا ہو اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ کار چلی جا رہی ہے

---

[1] پ ۲۲ ع

خوب لطف آرہا ہے سامنے موڑ ہے اب اگر بریک نہ لگائے تو خطرہ ہے ایسے ہی یہاں بھی ہے کہ بعض لوگوں کو تو نفع ہوتا ہے مگر بعض لوگوں کو وقت مقررہ سے زیادہ ہونے پر بے چینی ہوتی ہے کہ کب بیان ختم ہو اور ہم کب جائیں، اسلئے اسکا لحاظ رکھنا چاہئے تاکہ لوگوں کو توحش نہ ہونے لگے اور آئندہ کیلئے شوق باقی رہے۔

۵۱۔ اپنے عیوب پر نظر رکھے

ارشاد فرمایا کہ دنیا میں جو مصائب و پریشانیاں آتی ہیں وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے ہوتی ہیں اسلئے ہر شخص کو سمجھنا چاہئے کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے ہماری بد عملی کی وجہ سے ہو رہا ہے لیکن ہوتا یہ ہے کہ اپنے عیوب پر نظر ہونے کے بجائے دوسروں کے عیب پر نظر ہوتی ہے، ایک شخص بدصورت کہیں جا رہا تھا ایک آئینہ راستے میں ملا اس نے اسکو اٹھایا اور اس میں اپنا چہرہ دیکھ کر کہا کہ تو اتنا بدصورت نہ ہوتا تو تجھے کیوں پھینکتے، حالانکہ آئینہ بالکل صاف ہے بدصورتی اس کے چہرہ میں ہے لیکن دیکھنے والا اپنے کو ٹھیک سمجھ رہا ہے اور بدصورتی کا الزام آئینہ پر لگا رہا ہے۔ یہی مثال ہماری ہے کہ ہم گناہ پر گناہ کرتے جاتے ہیں مگر اپنے اندر کوئی کمی نہیں سمجھتے اور دوسروں کو قصوروار اور گنہگار سمجھتے ہیں، جو دوسروں کے عیب دیکھتا ہے دراصل خود اس میں عیب ہوتا ہے، اصل یہ ہے کہ اپنے عیوب پر نظر رکھے

۵۲۔ معاشرت کی اصلاح کی تدبیر

ارشاد فرمایا کہ آجکل لوگوں نے معاشرت کے بارے میں غور کرنا چھوڑ دیا

ہے، شریعت میں اس پر عمل کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ تھوڑا وقت نکال کر غور کرے کہ مجھ سے تو کوئی گناہ نہیں ہوا، اور ایک آسان طریقہ اور بھی ہے کہ ہر نماز کے وقت اپنا محاسبہ کرے کہ میں جو معاملہ دوسروں کے ساتھ کرتا ہوں اگر وہی معاملہ لوگ میرے ساتھ کریں تو میرا کیا حال ہوگا؟ ہر نماز کے وقت اس طرح سوچنے سے پھر انشاء اللہ تعالیٰ غلطیاں کم ہونے لگیں گی۔

۵۳۔ کام خود کرتے ہیں اور نہ کرنے دیتے ہیں

ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں

ارشاد فرمایا کہ کام کرنے کا اصول یہ ہے کہ اس کو قاعدہ سے کیا جائے تو اس طرح سارے کام آسانی کے ساتھ ہو جائیں گے، کوئی گرانی نہیں ہوگی۔ لیکن آجکل لوگ نہ خود کام کرتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کو کام کرنے دیتے ہیں۔ جہاد کے ایام میں ایک سپاہی زخمی پڑا تھا، رات کا وقت آیا سپاہی نے سوچا کہ دن کا وقت تو گزر گیا لیکن رات گزرنا مشکل ہے، یہی سوچ رہا تھا کہ ایک لالہ جی آ گئے ان کو بلا کر کہا کہ میری کمر میں روپئے بندھے ہیں تم اس کو لے لو کیونکہ وہ میرے کام تو نہ آئے گا تم ہی اس کو خرچ کر ڈالو۔ چنانچہ وہ لالہ جب پیسے لینے کیلئے قریب ہوا تو سپاہی نے تلوار اٹھا کر اس کے پاؤں پر رسید کی اس نے کہا کہ تم کیا کر رہے ہو، اس نے کہا کہ سوچنے کی بات ہے کہ بھلا کوئی جنگ میں روپئے لاتا ہے میں نے تم کو اس وجہ سے مارا کہ میں بھی پڑا ہوں تو بھی پڑا رہے گا ہم دونوں پڑے پڑے باتیں کریں گے، کچھ اس طرح کا حال ہمارا ہو رہا ہے کہ نہ خود کام کرتے ہیں نہ دوسروں کو کام کرنے دیتے ہیں۔ اگر کوئی کر رہا ہوتا ہے تو اسکے

لئے رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں

۵۴۔ اصلاح کیلئے نکیر ضروری ہے

ارشاد فرمایا کہ حضرت والا حکیم الامت مجدد الملت مولانا تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے فرمایا کہ میں تو چاہتا ہوں کہ مجھ سے کسی کو تکلیف نہ پہونچے اور نہ مجھ کو کسی سے تکلیف پہونچے، لیکن بات یہ ہے کہ میں ذرا ذرا بات پر نکیر کرتا ہوں، روک ٹوک کرتا ہوں اور دوں کے یہاں کچھ نہیں کہا جاتا، اسی وجہ سے بدنام ہوں، حالانکہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو پھر اصلاح کیسے ہوگی، اگر میں یہ دیکھوں کہ ایک نابینا شخص آرہا ہے، اسکے سامنے کنواں ہے ایسی حالت میں خاموش بیٹھا رہوں اور اسکو نہ روکوں تو گناہ ہے، ایسے ہی یہاں بھی معاملہ ہے،

۵۵۔ دوسروں کی راحت کا خیال رکھے

ارشاد فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ جب رات میں تشریف لاتے تھے تو اتنی آواز سے سلام کرتے تھے کہ جاگنے والا سن لے اور سونے والے کی آنکھ نہ کھلے[۱] یہ ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور امت کیلئے تعلیم آج ہمارا کیا حال ہے کہ اگر تہجد کیلئے اٹھتے ہیں تو جان بوجھ کر لوٹا یا برتن اتنی زور سے رکھتے ہیں کہ جو لوگ سو رہے ہیں ان کی بھی آنکھ کھل جائے، ان کو بھی معلوم ہو جائے کہ تہجد کیلئے اٹھے ہیں، یہ ہے ہمارا عمل جو قابل اصلاح ہے اسکی فکر کرنا چاہیئے۔

---

[۱] مسلم، ریاض الصالحین /۳۶۸

۵۶۔ کسی کو ایذا نہ پہونچائیے

ارشاد فرمایا حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں ایک دیہاتی آیا، مجلس کا وقت تھا، سب لوگ بیٹھے تھے، یہ شخص سب کو پھاندتے ہوئے حضرت کے پاس آیا۔ حضرت نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ آپ سے مصافحہ کیلئے آیا ہوں، اس پر حضرت نے فرمایا کیا مصافحہ کرنا فرض ہے یا واجب ہی یہ تو سنت ہے اور تم نے اتنے لوگوں کو ایذا دی جو کہ حرام ہے تو ایک سنت پر عمل کرنے کے لئے حرام کام کیا، خبردار آئندہ پھر ایسی حرکت نہ کرنا

۵۷۔ حضرت حکیم الامتؒ کا معمول

ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہٗ فرمایا کرتے تھے کہ میں امرار کو بیعت نہیں کرتا ہوں اسلئے کہ ان کی ڈانٹ ڈپٹ نہ ہوسکے گی اور اصلاح کا کام بغیر ڈانٹ ڈپٹ نہیں ہوتا، اسلئے ایسے آدمی کو بیعت کرتا ہوں جسکو کم از کم نالائق تو کہہ سکوں یا یہ کہ آپ کی یہ حرکت بڑی نالائقی کی ہے۔

۵۸۔ علمار سے پوچھ کر عمل کرے

ارشاد فرمایا۔ کہ آدمی کو محض کتاب میں پڑھ کر عمل نہ کرنا چاہیے جبتک کہ علمار سے پوچھ نہ لے۔ ایک حکایت نزھۃ البساتین میں ہے کہ ایک شخص نے کتاب میں دیکھا کہ پہلے زمانہ میں لوگ اکثر فاقہ کیا کرتے تھے، روزہ رکھا کرتے تھے یہ دیکھ کر اس نے

بھی عمل کرنا شروع کر دیا کہ شہر کے کنارے ایک پہاڑ کی کھوہ میں جا کر بیٹھ گیا اور قسم کھالی کہ جبتک اللہ کھانا نہ بھیجیں گے۔ تب تک میں نہ کھاؤں گا، ایک دن گذرا دو دن گذرے اسی طرح تین دن ہوگئے تو اب یہ بھوک سے لاچار ہوگیا آخر وہ پہاڑ سے نیچے آیا تاکہ کہیں کھانا مل جائے، بازار میں ادھر اُدھر چکر لگاتا رہا۔ ناگاہ ایک شخص کو دیکھا کہ ہٹا کٹا ہے اور بازار میں یہ صدا لگاتا ہوا پھر رہا ہے کہ مجھے اللہ کے واسطے ایک پاؤ پراٹھا اور ایک پاؤ حلوا دیدو، یہ صدا لگاتا ہوا ادھر اُدھر چکر لگاتا رہا یہاں تک کہ ایک شخص نے اسکو یہ سامان خرید کر دے دیا، یہ تعجب میں پڑ گیا کہ دیکھو میں اتنے دنوں سے فاقہ کر رہا ہوں مجھے کوئی نہیں پوچھتا اتنے میں دیکھا کہ وہ شخص حلوا وغیرہ لے کر میری طرف آیا اور کان پکڑ کر کہا کہ آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا کہ اللہ سے وعدہ کر کے پھر وعدہ خلافی نہ کرنا اور یہ سب کھاؤ ہر ایک کا معاملہ اللہ تعالیٰ سے الگ الگ ہے کسی کے ساتھ کچھ ہے، کسی کے ساتھ کچھ ہے اسلئے دوسروں کی دیکھا دیکھی نہ کرنے لگے بلکہ معلوم کرلے کہ یہ میرے لئے مناسب ہے یا نہیں اسکے موافق معاملہ کرے۔

۵۹۔ کثرت ذکر اللہ کا فائدہ

ارشاد فرمایا کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرے، جتنا ذکر کرے گا اتنا ہی دل میں نور پیدا ہوگا اور جتنا نور ہوگا اتنا ہی سرور ہوگا، اگر کوئی روزانہ دال بھات کھاتا ہے اگر کسی دن اس کو گوشت ملجائے تو پھر وہ دال شوق سے نہیں کھائے گا۔ اسی طرح دنیا کے تمام لہو ولعب دال کی طرح ہیں اور ذکر اللہ گوشت کی طرح ہے، ذکر کرنے سے دنیا کے تمام لہو ولعب انشاء اللہ آہستہ آہستہ چھوٹ جائیں گے۔

۶۰۔ جمعہ کی برکت

ارشاد فرمایا۔ کہ ایک جمعہ سے لیکر دوسرے جمعہ تک جو غلطیاں چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں وہ جمعہ کی برکت سے معاف ہو جاتی ہیں، لیکن بڑے گناہ تو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے

۶۱۔ دین میں آخر تو کیوں اتنا سست ہے

واقعہ۔ ایک صاحب نے حضرت والا مدظلہٗ سے عرض کیا کہ آج ایک مجلس نکاح میں شریک تھا وہاں دو رسمیں ہوئیں ایک فوٹو کھینچا گیا دوسرے گانا وغیرہ ہوتا رہا اس پر ارشاد فرمایا کہ جب فوٹو کھینچا جا رہا تھا تو آپ اپنے چہرہ پر کپڑا ڈال لیتے اور جب گانا ہو رہا تھا تو اپنا کان بند کر لیتے۔

اس پر وہ صاحب کہنے لگے کہ ارے صاحب اگر میں ایسا کرتا تو اتنے لوگ بیٹھے ہوئے تھے میں ان سب کے سامنے نکو بنتا۔ ان کے اس جواب پر فرمایا کہ مان لیجئے کہ آپ کہیں کسی کی بارات میں گئے ہوتے ہیں، وہاں ان لوگوں میں رسم ہے کہ جو کوئی مہمان آتا ہے پہلے اسے چٹنی کھلاتے ہیں، پھر اسکے بعد مہمان نوازی کرتے ہیں، چنانچہ آپ جب گئے تو انھوں نے اپنی رسم کے مطابق ایک عمدہ طشتری میں چاندی کا ورق لگا ہوا جس میں تھوڑی سی چٹنی رکھی ہوئی ہے پیش کیا، آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے، انھوں نے کہا کہ یہ یہاں کی ایک رسم ہے آپ اسکو کھائیے، آپ نے اصرار کیا کہ بھائی بتاؤ کیا ہے تو انھوں نے کہا کہ یہ مکھی کی چٹنی ہے، تو آپ بتائیے کیا آپ اسکو کھائینگے

انھوں نے کہا کہ میں تو اس کو نہیں کھاؤں گا بلکہ وہاں سے اٹھ کر چلا آؤں گا۔ انکے اس جواب پر
حضرت نے فرمایا کہ دیکھئے دنیا کے معاملہ میں تو آپ اٹھ کر چلے آئیں گے اور دین کے معاملہ میں آپ کہتے ہیں کہ نکو بن جاؤں گا۔ یہ کیا معاملہ ہے؟۔

۶۲۔ شادی کی ایک غیر شرعی رسم

ارشاد فرمایا کہ آجکل یہ بھی ایک رسم چل پڑی ہے کہ لڑکے والے لڑکی والوں سے مطالبہ کرتے ہیں، ہمیں یہ دو ہمیں یہ دو، ہمیں اتنا روپیہ دو کیا یہ سوال نہیں؟ رشوت نہیں؟ دیندار گھرانوں میں بھی یہ رسم چل پڑی ہے، اسکو برا نہیں سمجھتے یہ بھی تو رشوت ہی کی طرح ہے، جو بالکل ناجائز ہے، حرام ہے، ظاہر ہے کہ اس قسم کا گندہ مال جب کھائے گا استعمال کرے گا تو پھر انجام کیا ہوگا، حدیث میں ہے ایک شخص رو رو کر دعائیں مانگتا ہے مگر اس کا کھانا حرام اس کا لباس حرام تو پھر اس کی دعا کیسے قبول ہوگی؟ ہرگز نہیں اس لئے اس سے بہت سخت احتیاط کرنا چاہئے، اور جو لوگ اس طرح سے جو کچھ لے چکے ہیں انکو فوراً واپس کر دینا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرنا چاہئے۔

۶۳۔ مصلح کی ذمہ داری

ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت والا حکیم الامت مجدد الملت مولانا تھانوی نور اللہ مرقدہٗ کی مجلس میں ایک صاحب ہاتھ باندھے بیٹھے تھے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ اس میں کیا مصلحت ہے؟ ایسی باتوں سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے، زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ

آجکل ان باتوں پر کوئی روک ٹوک نہیں کرتا۔ بلکہ اس کو اچھا سمجھا جاتا ہے چنانچہ ایک شیخ کا واقعہ ہے کہ ان کے مریدین میں سے کسی نے جوش میں آکر ان کا پیر چوم لیا تو اس پر شیخ نے کہا دیکھو عقیدت ایسی ہونی چاہئے کہ بجائے روک ٹوک کے یہ معاملہ کرتے ہیں۔ تو پھر اصلاح کیسے ہو؟

٦٤۔ اہل اللہ سے تعلق کا فائدہ

ارشاد فرمایا کہ امام فخر الدین رازی ایک بزرگ کی خدمت میں گئے وہاں رہتے رہے تو ان کو محسوس ہوا کہ ان کے دل سے کوئی چیز نکل رہی ہے، اس بات کا ذکر انھوں نے ان سے کیا اس پر ان بزرگ نے فرمایا کہ ہاں بھائی جو تم نے فلسفہ وغیرہ پڑھا تھا وہ نکل رہا ہے اس پر امام رازی نے کہا کہ جو چیز میں نے زندگی بھر محنت کر کے حاصل کی تھی وہ نکل رہی ہے ان کو اس کا قلق ہوا چنانچہ وہاں سے چلے آئے جب ان کی وفات کا وقت قریب ہوا تو شیطان مناظرہ کیلئے حاضر ہوا اور پوچھا کہ خدا کو ایک ماننے کی دلیل تمہارے پاس کیا ہے امام رازی کے پاس سو دلیلیں تھیں، ایک ایک دلیل پیش کرتے رہے اور وہ توڑتا رہا۔ یہاںتک کہ ننانوے دلیلیں اس نے توڑ دیں اب صرف ان کے پاس ایک دلیل رہ گئی تھی اس وقت ان بزرگ پر ان کا حال منکشف ہوا کہ شیطان امام رازی کے ایمان کے درپئے ہے اور ان کی وفات کا وقت قریب ہے اس وقت یہ بزرگ وضو کر رہے تھے لوٹا پھینک کر مارا اور کہا یہ کیوں نہیں کہتا کہ بغیر دلیل کے خدا کو ایک مانتا ہوں، یہ آواز ان کے کان میں پہونچی، انھوں نے فوراً کہا کہ بغیر دلیل کے خدا کو ایک مانتا ہوں یہ کہنا تھا کہ شیطان وہاں سے بھاگا اور ان کی روح پرواز کر گئی، اسی لئے کہا کرتا ہوں کہ اللہ والوں سے تعلق ضرور

قائم کرے اور کسی سے بدگمانی نہ رکھے پتہ نہیں کس کے ساتھ کیا معاملہ ہو جائے، کس کا خاتمہ کس پر ہو جائے۔

۶۵۔ احسانات کو سوچے

ارشاد فرمایا۔ کہ دنیا میں جو ہمارا محسن ہوتا ہے ہم اس کا کتنا ادب کرتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین ہیں محسنِ اعظم ہیں ان کے ہم پر کتنے احسان ہیں، ان کا کتنا ہم پر حق ہے ــــــ اس کو سوچنا چاہئے کہ انسان بنایا، پھر معاش ایسی دی لاکھوں سے بہتر حالت ہے پھر ایمان کی نعمت دی جس سے کروڑوں بلکہ اربوں کی تعداد محروم ہے پھر دوسرے اعمال صالحہ کی توفیق دی، کسی کو حفظ کی کسی کو علم دین کی دولت دی۔ اگر کسی کو عمرہ یا حج کی توفیق مل گئی تو پھر کیا کہنا، ان نعمتوں کا حق شکریہ ہے کہ ہر قسم کے گناہ سے بچا جائے، گناہوں کی فہرست حیوۃ المسلمین میں ہے، دعوۃ الحق سے الگ ایک پرچہ پر شائع کئے گئے ہیں۔ جو مفت ملتے ہیں۔

۶۶۔ قربِ الٰہی کے حصول کا طریقہ

ارشاد فرمایا۔ کہ جس طرح انسان فون کے ذریعہ دور سے بات کر لیتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ بالکل قریب ہے اس طرح ہم لوگوں کو چاہئے کہ سنت کے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل کریں اور یہ کیسے ہوگا؟ اتباع سنت سے، آجکل متبع سنت لوگ کم رہ گئے ہیں۔ اس میں بڑی کمی ہوتی جارہی ہے۔

۶۷۔ نادم آخر غافل مباش!

ارشاد فرمایا۔ کہ ایک بزرگ صف اول میں ہمیشہ کھڑے ہوتے تھے ایک مرتبہ دیر ہوگئی دوسری صف میں جگہ ملی تو ان کو بڑی شرمندگی ہوئی پھر یہ خیال آیا کہ میں تو اللہ کے واسطے نماز پڑھتا ہوں پھر لوگوں سے شرمندگی کیوں ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ میں نے جتنی نمازیں پڑھی ہیں، ان میں خلوص نہیں تھا اسلئے انھوں نے پھر سے ساری نمازیں لوٹائیں، بزرگان دین کیسا کیسا نفس کا چور پکڑتے ہیں، اور آج لوگوں کا یہ حال ہے کہ دوسروں کی اصلاح کی فکر تو بہت زیادہ ہے لیکن اپنی اصلاح کی ذرہ برابر بھی فکر نہیں جب اپنی اصلاح کی فکر ہوتی ہے تو اس کی حالت اور ہی ہوتی ہے، فضول باتوں سے پرہیز کرتا ہے، اپنے وقت کی قدر کرتا ہے، ایک ایک چیز کا اہتمام کرتا ہے، حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہٗ جماعت کے اسقدر پابند تھے کیسی ہی آندھی ہو پانی ہو بارش ہو مسجد تشریف لاتے تھے واقعی اصل بندگی یہی ہے کہ مخلوق کی رضا بالکل پیش نظر نہ ہو بس خالق کی رضا اور اس کو خوش کرنے میں لگا رہے اور بات جبھی حاصل ہوگی کہ جب اپنی اصلاح کی فکر ہو اور جو چیزیں چھوٹ جائیں اس پر ندامت ہو، غم ہو، اس غم سے جو نکلتا ہے وہ دل کو دہلا دیتا ہے۔

۶۸۔ شرائط واصول کی اہمیت

ارشاد فرمایا کہ ہمارے یہاں دارالاقامہ میں طلبا کے لئے شرائط ہیں، مدرسین کیلئے شرائط ہیں، ان کی پابندی کرنا ضروری ہوتا ہے، اس پر لوگوں کو اعتراض ہوتا ہے لوگ بازار سے سامان خریدنے جاتے ہیں تو چھان بین کرتے ہیں تو اس پر کسی کو اعتراض

نہیں ہوتا اور اگر ہم طلبا کی چھان بین کریں ان کے لئے شرائط و اصول مقرر کریں تو اس پر لوگوں کو کیوں اعتراض ہوتا ہے؟

۶۹۔ حُبّ مال کا نقصان

ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت والا حکیم الامت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے فرمایا، مال کا نشہ برا ہوتا ہے، مال کی محبت سے بہت نقصان ہوتا ہے، مالدار دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے یہ تکبر کی علامت ہے، روپیہ کو لوگ خدا جانے کیا خیال کرتے ہیں، ضلع بارہ بنکی میں ایک جگہ میرے مرید رہتے تھے، میرا ایک مرتبہ وہاں جانا ہوا، سب لوگ ملاقات کے واسطے آئے، وہ صاحب نہیں آئے، لوگوں نے کہا کہ تمھارے شیخ آئے ہیں، انھوں نے کہا ارے کیا ہوا جہاں دو روپیہ دے دیا ٹھیک ہو جائیں گے، چنانچہ بعد میں مجمع کے سامنے دو روپیہ لا کر دیئے میں نے اسوقت انکار نہیں کیا بعد میں لکھنؤ پہونچ کر واپس بھجوا دیا اور کہلوا دیا کہ دو روپیہ دے کر راضی کرنا یہ روپیہ کا نشہ نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟

۷۰۔ دعوت کی صورتیں

ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت والا حکیم الامت مولانا تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے فرمایا کہ دعوت کے تین درجہ ہیں اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ نقد دے دیا جائے کہ جو جی چاہے کھالے، دوسرا یہ کہ جنس دے دی جائے، ادنیٰ یہ ہے کہ پکا کر کھلا دیا جائے۔

۷۱۔ فقہا کا امت پر احسان

ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے ان علماء کرام کو کہ

انھوں نے کتاب وسنت سے مسائل کو مستنبط فرما کر ہمارے لئے آسانی فرمادی، انھیں حضرات کی برکت سے حدود کا علم ہوا کہ کون سی چیز کہاں جائز ہے، کہاں حرام ہے، مثلاً ہر غصہ حرام نہیں ہوتا بلکہ جو غصہ نفسانی غرض کیلئے ہو وہ حرام ہے اور جو غصہ اصلاح کے لئے ہو وہ ٹھیک ہے۔

۲۷۔ غصہ کے علاج کی فکر کرے

ارشاد فرمایا۔ کہ آج کل لوگ غصہ کا علاج نہیں کراتے جس سے طرح طرح کے نقصان ہوتے ہیں، گھر میں گئے مزاج کے خلاف کوئی بات ہوگئی تو اتنا غصہ آتا ہے کہ بس پوچھئے نہیں میں نے خود ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ گھر میں گئے برتن اور روٹی کا ڈلیا پٹکنے لگے، یہ سب کیا ہے وہی غصہ کا فساد، اسی کی وجہ سے کہیں بیٹا باپ پر غصہ کرتا ہے، کہیں ماں پر غصہ ہوتا ہے انھیں سب بدعنوانیوں کی وجہ سے گھر دوزخ کا نمونہ ہو رہا ہے، اسلئے اسکا علاج کرانا چاہئے۔

۲۳۔ بدگمانی سے پرہیز کرے

ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت ملا جامی صاحبؒ ایک بزرگ کی خدمت میں گئے جب اس شہر میں پہونچے تو دیکھا ان بزرگ کا محل عالیشان ہے، دروازے پر پہرہ دینے والا بھی ہے، یہ دیکھ کر انھوں نے کہا یہ بزرگ تو دنیادار معلوم ہوتے ہیں اتنے ٹھاٹ سے رہتے ہیں یہ سوچ کر فارسی میں ایک مصرعہ پڑھا ع

نہ مرد آنست کہ دنیا دوست دارد

یہ کہہ کر وہاں سے واپس چل دیئے قریب میں مسجد تھی تھکان تھا ہی وہاں آرام کیا نیند آ گئی۔ خواب میں دیکھا کہ میدان حشر قائم ہے ایک شخص ان سے کہہ رہا ہے کہ میرا قرض ادا کرو، یہ بہت پریشاں ہیں کہ کہاں سے ادا کروں، اسی پریشانی کے عالم میں دیکھا کہ وہی بزرگ گھوڑے پر سوار ہو کر تشریف لا رہے ہیں، انھوں نے پوچھا کہ کیا ہوا تو انھوں نے پوری صورتحال ان سے بتلائی تو ان بزرگ نے خزانچی سے فرمایا کہ اس کا قرض ہمارے خزانہ سے ادا کر دو اسی خواب کے متصل اذان ہو گئی وہ فوراً اٹھے تو دیکھا حضرت عبید اللہ احرار تشریف لا رہے ہیں اور صورت وہی ہے جو خواب میں دیکھی تھی فوراً ان کے قدموں پر گر پڑے اور کہا کہ میری غلطی معاف کر دیجئے، اور درخواست کی کہ مجھے بیعت کر لیجئے، فرمایا کہ ایسے بیعت نہیں کرونگا پہلے وہ مصرع سناؤ جو رات تم نے کہا ہے، مجبوراً سنا دیا

نہ مرد آنست کہ دنیا دوست دارد

ان بزرگ نے فرمایا کہ اس میں یہ مصرع بھی بڑھا دو

اگر دارد برائے دوست دارد

اس سے معلوم ہوا کہ کسی کے ظاہری حالات کو دیکھ کر کوئی فیصلہ جلد نہیں کرنا چاہیے۔

۴۷۔ نصائح نبوی

ارشاد فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی مجھے کچھ نصیحت کیجئے اس موقع پر آپ نے کئی نصیحتیں فرمائیں ان میں ایک نصیحت یہ بھی فرمائی

علیک بتلاوۃ القرآن و تلاوت قرآن اور اللہ کے ذکر کو اپنے

ذکر اللہ عز و جل [1] اوپر لازم کر لو۔

اس نصیحت کے دو جز ہیں ایک قرآن پاک کی تلاوت، دوسرے ذکر، قرآن پاک کی تلاوت کے جو آداب و شرائط ہیں ان کا لحاظ رکھا جائے، انتہائی محبت و عظمت کے ساتھ تلاوت کیجائے، تجوید کی رعایت رکھی جائے، اسی طرح ذکر کا بھی اہتمام کیا جائے اسکے لئے نہ وضو کی شرط نہ تسبیح کی شرط نہ کسی خاص وقت اور جگہ کی قید بلکہ اٹھتے بیٹھتے جب بھی موقع ہو ذکر کرے اور ذکر بہت سارے ہیں کلمہ طیبہ درود شریف استغفار جو جی چاہے پڑھے اس کا فائدہ کیا ہوگا۔

فَإِنَّهُ ذِكْرٌ لَّكَ فِي السَّمَاءِ [2] تمہارے ذکر کا باعث ہوگا آسمان میں۔

یہاں قرآن پاک کی تلاوت اور ذکر کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ذکر کرنے والے کا تذکرہ آسمان میں کیا جاتا ہے، کتنی بڑی چیز ہے اس کو قرآن پاک میں فرمایا

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ [3] تم مجھے یاد کرو میں تمھیں یاد کروں گا۔

اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا۔

نُورٌ لَّكَ فِي الْأَرْضِ [4] تمھارے لئے نور ہوگا زمین میں

تلاوت و ذکر سے تمام دینی و دنیوی امور میں آسانی ہوگی، ظاہر ہے کہ جب نور ہوگا تو نور سے سرور ہوگا اور سرور یہ ذریعہ ہے چین و آرام کا۔

۵۷۔ اسلاف کی سادگی

ارشاد فرمایا۔ کہ پہلے کے لوگوں میں تکلفات نہیں تھے۔ بہت سادگی سے

---

[1] بیہقی مشکوٰۃ ۲/۴۱۵۔ [2] حوالہ بالا ۲/۴۱۵۔ [3] پ ۲ ع ۔ [4] حوالہ بالا ۲/۴۱۵

زندگی گزارتے تھے، تکلفات میں پریشانی ہوتی ہے، سادگی میں راحت بھی ہے اور سکون بھی ہے اوران کا معاملہ بھی عجیب تھا کہ سخت حالات اور مشکلات میں سوال نہیں کرتے تھے صبر کرتے تھے جسکا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ منجانب اللہ ان کے لئے غیب سے آسانی کی شکلیں ظاہر ہوجاتی تھیں، حضرت سفیان ثوریؒ سے منقول ہے کہ میں اور میرے ساتھ ایک بزرگ ہم دونوں ایک اللہ والے کی زیارت کیلئے ان کے گھر گئے اور کوئی زیادہ سفر کے لئے سامان وغیرہ بھی نہیں لیا صرف روٹی کا ایک ٹکڑا لے لیا اور چلے گئے،

۷۶۔ بادشاہِ وقت اور طلباء کی سادگی

ارشاد فرمایا۔ کہ پہلے بادشاہ وقت بھی سادی زندگی گزارتے تھے چنانچہ اورنگ زیب عالمگیرؒ ہندوستان کے بادشاہ تھے مگر ٹوپی بناتے اور قرآن پاک لکھتے تھے اس سے جو آمدنی ہوتی اسی سے خرچہ چلاتے تھے، اسی طرح طلباء بھی پہلے سادگی کی زندگی گزارتے تھے، اب تو بہت سہولتیں ہیں، رہنے کیلئے دار الاقامہ ہے، بجلی اور پنکھوں کا انتظام ہے کھانے پینے دوا علاج ہر قسم کی سہولتیں ہیں، اب علم دین حاصل کرنے میں بڑی آسانیاں ہیں، اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم لوگ ضعیف ہیں پہلے جیسی محنت و مشقت برداشت نہیں کرسکتے اسلئے ہمارے ضعف کی رعایت کرتے ہوئے یہ ساری سہولتیں مہیا ہوگئیں اس کی قدر کرنی چاہئے

۷۷۔ دینی احکام کی قسمیں

ارشاد فرمایا کہ دین کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ یہ کام کرو، دوسرا یہ کہ یہ

یہ نہ کرو، دین کا وہ حصہ جسمیں کرنے کا حکم دیا گیا ہے جیسے نماز پڑھو، روزہ رکھو، تقویٰ اختیار کرو اور جو بھی اس قسم کے احکامات ہیں کہ ان کا تعلق کرنے سے ہے ان کو مامورات کہتے ہیں دوسرا حصہ دین کا وہ ہے جسے نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جیسے جھوٹ نہ بولو، چوری نہ کرو ناپ وتول میں کمی نہ کرو اس طرح کے جتنے بھی احکامات ہیں کہ ان کا تعلق نہ کرنے سے ہے ان کو منہیات کہتے ہیں۔

۷۸۔ بڑوں کی خدمت کا فائدہ

ارشاد فرمایا۔ کہ حدیث میں ہے کہ کوئی شخص بوڑھوں کی خدمت اس کے بڑھاپے وکبرسنی کی بنا پر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسکے بڑھاپے میں بھی مدد کرائے گا اور اکرام کرائے گا [۱] اسلئے بوڑھوں کا اکرام اور ان کی خدمت کیجائے یہ بڑی چیز ہے۔

۷۹۔ اسلاف کے اخلاق

ارشاد فرمایا۔ کہ سلف صالحین کے اخلاق میں سے یہ بھی تھا کہ وہ اپنے چھوٹوں کے ساتھ بھی حسنِ اخلاق سے پیش آتے تھے چہ جائیکہ کوئی بزرگ ہو اسکے ساتھ تو اور زیادہ اچھا معاملہ کرتے تھے، عزیز واقارب کے علاوہ غیروں کے ساتھ بھی حسن اخلاق کے ساتھ پیش آتے تھے، جب جاہل کے ساتھ مہربانی کا معاملہ کرتے تھے تو پھر اہل علم کے ساتھ کیسی شفقت ولطف کا معاملہ کرتے ہوں گے خود ہی اندازہ کرلیا جائے

---

[۱] ترمذی مشکوٰۃ ۲/۴۲۳

۸۰۔ ادب کی حقیقت

ارشاد فرمایا۔ کہ تربیت و تعلیم میں ادب کو زیادہ دخل ہے اسی لئے علماء کا اتفاق ہے کہ تربیت زیادتی ادب پر موقوف ہے، اور ادب دراصل اپنے میں نقص اور دوسروں میں کمال سمجھنے کا نام ہے۔

۸۱۔ عارف کون ہے؟

ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے بڑا عارف وہ ہے جو اہل علم کی زیادہ تعظیم کرے۔

۸۲۔ باہم حسن ظن کا معاملہ رکھے

ارشاد فرمایا کہ بکر بن عبداللہ مزنی فرماتے ہیں کہ جب اپنے سے کسی بڑے کو دیکھو تو اس کی تعظیم کرو اور یقین کرو کہ تم سے پہلے ایمان لایا اور تم سے پہلے نیک عمل کئے، اور جب اپنے سے چھوٹے کو دیکھو تو اس کی تعظیم کرو اور یقین کرو کہ تم اس سے پہلے گناہ کرنے لگے، حاصل یہی ہے کہ ایک دوسرے سے حسن ظن رکھے بڑوں سے اُس طرح اور چھوٹوں سے اِس طرح، ظاہر ہے کہ جب ایک دوسرے سے اس طرح حسن ظن قائم ہوگا تو پھر آپس میں دوستی و تعلق ہوگا اور یہ بڑی چیز ہے۔

۸۳۔ حسن سلوک کا فائدہ

ارشاد فرمایا۔ کہ عمر بن واسع فرماتے ہیں کہ انسان مقام احسان تک اس

وقت تک نہیں پہونچ سکتا جب تک کہ وہ اپنے ہر دوست کے ساتھ احسان کا معاملہ نہ کرے خواہ اس کی محبت ایک ہی گھنٹہ کی ہو، آپ جب بکری فروخت کرتے تھے تو خریدار کو اسکے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرماتے تھے اور کہتے کہ یہ ہمارے ساتھ کچھ عرصہ رہی ہے۔

جس شخص کا جانور کے ساتھ یہ حال ہو اس کا اتنا لحاظ وخیال ہو تو انسانوں کے ساتھ حسن سلوک اور نیک برتاؤ کا کیا حال ہوگا؟ سوچنے کا مقام ہے، ہر ایک کے لئے اس میں عبرت ونصیحت ہے۔

۸۴۔ اللہ کا خصوصی انعام

ارشاد فرمایا۔ کہ جس شخص کو پانچ باتیں میسر ہیں وہ یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کا اس پر خاص فضل ہے۔ (۱) بیوی اسکے مزاج کے موافق ہو۔ (۲) اولاد اس کی نیک ہو (۳) اسکا دوست متقی ہو، (۴) اس کا پڑوسی اچھا ہو (۵) اس کی روزی ومعاش کا انتظام اسکے شہر میں ہو جائے، یہ نعمتیں جن لوگوں کو حاصل ہیں ان کو شکر ادا کرنا چاہئے

۸۵۔ اسلامی اخوت کا تقاضا

ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کو باہمی تراحم اور باہمی محبت وباہمی شفقت میں ایک جسم کی طرح دیکھو گے کہ جب اسکے ایک عضو میں تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن بے خوابی اور بیماری میں ساتھ دیتا ہے [۱]

---

[۱] متفق علیہ مشکوٰۃ ۲/۴۲۲

جس طرح انسان جب بیمار ہوتا ہے اور اسکے بدن کے کسی ایک عضو میں تکلیف ہو جائے مثلاً پیر میں درد ہو جائے تو کیا سارا بدن آرام میں ہوگا؟ ہرگز نہیں بلکہ سارے بدن میں تکلیف کا احساس ہوگا اور سارا بدن اس درد میں شریک ہوگا اسی طرح مسلمانوں میں بھی آپس میں یہی معاملہ ہونا چاہئے، آپس میں ایسی محبت وشفقت اور تعلق ہونا چاہئے جیسے بدن کے اعضا میں باہم ایک دوسرے میں ہوتا ہے کہ ایک عضو کی تکلیف کی وجہ سے سارے اعضا تکلیف محسوس کرتے ہیں اسی طرح ہم مسلمانوں کو بھی ایک دوسرے کی تکلیف و پریشانی سے بے چین ہو جانا چاہئے۔

۸۶۔ سفارش کرنیکا فائدہ

ارشاد فرمایا کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جب آپ کے پاس کوئی سائل یا کوئی صاحبِ حاجت آتا تو آپ صحابہ سے فرماتے کہ تم سفارش کر دیا کرو تم کو ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان سے جو چاہے گا حکم صادر فرمادے گا[1]

اس سے معلوم ہوا کہ سفارش کرنا سنت ہے اس پر اجر و ثواب ملتا ہے لیکن یہ اس وقت کیلئے ہے جب یہ معلوم ہو جائے کہ جس سے سفارش کی جارہی ہے اسکو گرانی نہ ہوگی جیسا کہ یہاں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے فرمایا پھر یہ کہ سفارش کرنے والے نے سفارش کر دی اب یہ کیا ضروری ہے کہ معاملہ بھی اسکے موافق ہو جائے اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری زبان سے وہی نکلے گا جو اللہ کو منظور

[1] متفق علیہ مشکوٰۃ ۲/۴۲۲

ہو گا۔ بعض مرتبہ لوگوں کو شکایت ہوتی ہے کہ لیجیئے صاحب ہماری سفارش پر کوئی توجہ نہیں کی ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔

۸۷۔ مسلمان کی مدد کیجائے

ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم ہو، ایک شخص نے عرض کیا کہ مظلوم کی مدد تو ہم کرتے ہیں لیکن ظالم کی مدد کیسے کریں، تو آپ نے فرمایا

تمنعہ من الظلم — اس کو ظلم سے روک دو

یہ تمہارا ظلم سے روکنا ہی اس کی مدد کرنا ہے [۱]

ظالم کو ظلم سے روکنے کی صورت یہ ہے کہ اس کو سمجھایا جائے، بتلایا جائے کہ یہ کام برا ہے، ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہوتی ہے، یہی اسکے ساتھ خیر خواہی ہے، اور اس کی مدد کرنا ہے۔

۸۸۔ مسلمانوں کا باہمی معاملہ کیسا ہونا چاہیئے

ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے، نہ اسکا کسی مصیبت میں ساتھ چھوڑے، اور جو شخص اپنے مسلمان

---

[۱] متفق علیہ مشکوٰۃ ۲/۴۲۲

بھائی کی حاجت روائی میں ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا رہتا ہے، اور جو شخص مسلمان بھائی کی کوئی سختی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کی سختیوں میں سے اس کی سختی کو دور کرے گا، اور جو مسلمان کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔[1]

مسلمانوں کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعلق ہونا چاہئے اس کو بتایا گیا کہ کسی کو کوئی حاجت ہو ضرورت ہو اور قرائن سے معلوم ہے کہ واقعی اس کو ضرورت ہے تو اپنی حیثیت کے موافق اس کی مدد کرے، اس کی حاجت پوری کرنے میں کوشش کرے یہ بڑے اجر و ثواب کی چیز ہے کہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے اور اگر اس پر کوئی مصیبت آگئی تو اللہ تعالیٰ اس کو دور کردے گا۔

۸۹۔ مومن کامل کی پہچان

ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ کوئی بندہ مومن کامل نہیں ہوسکتا جبتک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی بات پسند نہ کرے، جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔[2]

یہ بہت ہی اہم بات ہے جسکا آجکل لوگ بالکل خیال نہیں کرتے، اسلئے اس کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے، اسکے موافق معاملہ کیا جائے۔

---

[1] متفق علیہ مشکوٰۃ ۲/۴۲۲۔ [2] متفق علیہ مشکوٰۃ ۲/۴۲۲

۹۰۔ مسلمان کی ذات اور اسکی عزت و مال کا حکم

ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے شر کیلئے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے اور ہر مسلمان کیلئے دوسرے مسلمان کا خون اور اسکا مال و عزت حرام ہے[1]

کسی بھی مسلمان کو حقیر سمجھنا یہ کتنا بڑا جرم ہے کہ اگر اس میں کوئی شر اور کوئی خرابی کی بات نہ ہو تو یہی بات اس کے شر و خرابی کیلئے کافی ہے، ایک تو ہے گناہ کو برا سمجھنا یہ تو اچھی بات ہے لیکن گنہگار کی ذات کو حقیر سمجھنا یہ مناسب نہیں ہے یہ بری بات ہے۔ اسی طرح کسی مسلمان کو نقصان پہونچانا خواہ اسکے مال کا ہو یا جان کا ہو یا اسکی عزت و آبرو پر حملہ کرنا یہ سب چیزیں حرام ہیں۔ بغیر اجازت اس کی کوئی چیز لے لینا، جوتا یا چپل اٹھا لینا، بغیر پوچھے حلوا نکال کر کھا لینا یہ سب منع ہے، اس بات سے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

۹۱۔ پڑوسی کا خیال رکھنا چاہئے

ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کا پڑوسی اسکے شر سے مطمئن نہ ہو[2]

---

[1] مسلم مشکوٰۃ ۲/۴۲۲

پڑوسی کا بڑا حق ہے اس کی راحت کا خیال رکھنا چاہیے، کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے اس کو ضرر کا اندیشہ لگا رہے یہ بہت ہی بری بات ہے، اسکے لئے بڑی سخت وعید سنائی گئی ہے، اسی طرح ایک کمرہ میں جو لوگ رہتے ہیں ان کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ اپنے ساتھیوں کا اور پڑوس والے کمرے میں رہنے والوں کا خیال رکھیں۔

تو برائے بندگی ہے یاد رکھ
بہرِ سر افگندگی ہے یاد رکھ
ورنہ پھر شرمندگی ہے یاد رکھ
چند روزہ زندگی ہے یاد رکھ
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

مجذوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اے سر جھکانا اللہ کے سامنے

۱ - جس نے کہنا مانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نے کہنا مانا اللہ تعالےٰ کا۔ (پ ۵، ع ۸)

۲ - وہ شخص ہماری جماعت سے خارج ہے جو ہمارے کم عمر پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑی عمر والے کی عزت نہ کرے اور نیک کام کرنے کی نصیحت نہ کرے اور بُرے کام سے منع نہ کرے (ترمذی شریف)

۳ - وہ شخص ملعون ہے جو کسی مسلمان بھائی کو مالی یا جانی نقصان پہنچائے یا فریب کرے (ترمذی شریف)

۴ - دنیا میں اس طرح رہو جیسے مسافر رہتا ہے (جامع الصغیر)

۵ - مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ بخاری

۶ - ماں باپ کی ناراضگی کا وبال دنیا میں بھی آتا ہے (مشکوٰۃ شریف)

۷ - غنیمت سمجھو پانچ چیزوں کو پانچ چیزیں آنے سے پہلے۔

- زندگی کو موت سے پہلے • تندرستی کو بیماری سے پہلے
- فراغت کو مشغولی سے پہلے • جوانی کو بڑھاپے سے پہلے
- مالداری کو فقر سے پہلے (جامع الصغیر)

کچھ دنوں سہہ لے

فکرِ دُنیا تجھ کو صُبح و شام ہے
اس سے غفلت ہے جو اصلی کام ہے
کچھ دنوں سہہ لے مُشقّت دین کی
پھر تو بس آرام ہی آرام ہے

گفتۂ مجذوب رحمۃ اللہ علیہ

دُنیائے فانی

عیشِ دُنیا ہیچ ہے، دُنیائے فانی ہیچ ہے
ہیچ ہے وہ چیز جو ہو آنی جانی ہیچ ہے
ذکرِ فانی بھی عبث ہے یہ کہانی ہیچ ہے
جس کا ہو انجام غم وہ شادمانی ہیچ ہے
عیش میں ہے بس وہی دُنیا سے جو آزاد ہے

گفتۂ مجذوب رحمۃ اللہ علیہ